راہِ حق

خطیبِ پاکستان الحاج مولانا محمد شفیع اکاڑوی

مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

ذخیرہ

Marfat.com

Marfat.com

اس رسالہ میں درود شریف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہ پڑھنے اور یارسول اللہ اور یاغوث کا نعرہ لگانے ، اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کرام سے مدد مانگنے کا مدلل بیان اور روشن ثبوت ہے۔

المسمّٰی بہ

راہِ حق

ذخیرہ
جمیل احمد شرقپوری نقشبندی مجددی
لاہور پاکستان

المؤلف

محمد شفیع الخطیب اوکاڑوی

ناشر

مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

Marfat.com

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

نَحْمَدُہٗ وَنُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِہِ الْکَرِیْمِ ط

59789

سوال

کیا فرماتے ہیں علماء دین اس مسئلہ میں کہ یہ درود شریف اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ پڑھنا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بکلمہ یا ندا کرنا یعنی یارسول اللہ کہنا جائز ہے یا نہیں ؟ بعض وہابی دیوبندی مولوی کہتے ہیں کہ اس درود شریف کا پڑھنے والا اور یارسول اللہ اور یاغوث رضی اللہ عنہ کہنے والا مشرک و بدعتی ہے، انکا یہ کہنا کہاں تک درست ہے ؟ دلائل کی روشنی میں مسئلہ کی حقیقت بیان فرمائی جائے ۔ بینوا و توجروا ۔

الجواب

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ وَکَفٰی وَسَلَامٌ عَلٰی عِبَادِہِ الَّذِیْنَ اصْطَفٰی خُصُوْصًا عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا وَشَفِیْعِنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِنِ الْمُصْطَفٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اُولِی الصِّدْقِ وَالصَّفَا

بلاشک و شبہ یہ درود شریف اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللہ پڑھنا اور حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کو بکلمہ یا ندا کرنا یعنی یارسول اللہ کہنا اور حضرت غوث اعظم کو یاغوث کہکر پکارنا جائز ہے ۔ بعض مولویوں کا اسے شرک کہنا بالکل غلط اور جہالت وگمراہی ہے ۔ جواب بترتیب حاضر ہے ۔

Marfat.com

(۱) ارشاد ہوتا ہے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا تَسْلِیْمًا (قرآن) تحقیق اللہ اور اس کے فرشتے درود بھیجتے رہتے ہیں نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر اے ایمان والو نبی صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام بھیجو! اس آیہ کریمہ میں اللہ تبارک وتعالیٰ نے مسلمانوں کو صلوٰۃ و سلام پڑھنے کا حکم دیا ہے۔ مسلمان اس حکم الٰہی کی تعمیل اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھکر کرتے ہیں صَلُّوْا کے حکم کی تعمیل میں اَلصَّلٰوۃ اور سَلِّمُوْا کی تعمیل میں اَلسَّلَامُ اور عَلَیْہِ کی تعمیل عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ سے کرتے ہیں گویا اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ پڑھنا اس حکم الٰہی کی تعمیل ہے۔ اگر اس آیہ کریمہ کی تعمیل درود ابراہیمی یعنی اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ سے کی جائے تو آیت کی پوری تعمیل نہیں ہوتی کیونکہ درود ابراہیمی میں صرف صلوٰۃ کا ذکر ہے جس سے صَلُّوْا کی تعمیل ہوتی ہے وَسَلِّمُوْا کی نہیں ہوتی اور آیہ کریمہ میں صلوٰۃ وسلام دونوں کے پڑھنے کا حکم ہے، لہٰذا آیہ کریمہ کی پوری تعمیل اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ سے خوب ہوتی ہے۔ باقی رہا یہ کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ہمیں درود ابراہیمی تعلیم فرمایا تو بیشک نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ درود ابراہیمی تعلیم فرمایا مگر نماز میں۔ اور نماز میں ہم بھی اور سب مسلمان یہی درود شریف پڑھتے ہیں کیونکہ یہ درود شریف نماز کے ساتھ خاص ہے چنانچہ حضرت ابو مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں۔

اَقْبَلَ رَجُلٌ حَتّٰی جَلَسَ بَیْنَ یَدَیِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَنَحْنُ عِنْدَہٗ فَقَالَ	کہ ایک شخص حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آیا اور حضور کے آگے آکر بیٹھ گیا اور کہا

Marfat.com

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَمَّا السَّلَامُ عَلَيْكَ فَقَدْ عَرَفْنَاهُ فَكَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلٰوتِنَا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ قَالَ فَصَمَتَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ حَتّٰى أَحْبَبْنَا أَنَّ الرَّجُلَ لَمْ يَسْأَلْهُ فَقَالَ إِذَا أَنْتُمْ صَلَّيْتُمْ عَلَيَّ فَقُوْلُوْا اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الخ

(مسند امام احمد جلد ۴ صفحہ ۱۱۹ وجلاء الافہام ابن قیم صفحہ ۵

کہ یا رسول اللہ صلے اللہ علیک سلام کو تو ہم نے خوب سمجھ لیا ہے کہ (نماز میں کیسے پڑھنا چاہئے) اب یہ فرمایئے کہ جب ہم آپ پر درود پڑھیں اپنی نمازوں میں تو کیسے پڑھیں؟ حضرت ابو مسعود رضی فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم خاموش ہو گئے یہاں تک کہ ہمنے یہ محبوب جانا کہ وہ سوال ہی نہ کرتا، تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم درود پڑھو جبھ (نماز میں) تو کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الخ

صححہ ابن حبان قال الحاکم صحیح علی شرط مسلم واخرج ایضا احمد وابن خزیمۃ ودارقطنی وبیھقی ان ھذہ الالفاظ المرویۃ مختصۃ بالصلوٰۃ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے عرض کیا

يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ كَيْفَ نُصَلِّيْ عَلَيْكَ يَعْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ قَالَ تَقُوْلُوْنَ اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الخ

یا رسول اللہ ہم آپ پر نماز میں کیسے درود پڑھیں فرمایا تم کہو اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ الخ

(جلاء الافہام ابن قیم صفحہ ۱۶)

پہلی حدیث میں جملہ إِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِيْ صَلٰوتِنَا اور دوسری حدیث میں جملہ فِي الصَّلٰوةِ اس امر کی دلیل ہے کہ صحابۂ کرام نے نماز میں درود پڑھنے کے متعلق

Marfat.com

پوچھا ہے۔ اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے نماز کے اندر درود ابراہیمی پڑھنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ ثابت ہوا کہ یہ درود شریف ابراہیمی نماز کے ساتھ خاص ہے۔ چنانچہ غیر مقلدین کے امام علامہ شوکانی، جن سے ان کے دوسرے امام نواب صدیق حسن خاں بھوپالی اس طرح مدد مانگتے ہیں۔

شیخِ سنت مددے　　　　قاضیٔ شوکاں مددے

(جو کہ ان کے نزدیک شرک ہے) وہ بھی اپنی کتاب تحفۃ الذاکرین کے ص۱۳۲ پر فرماتے ہیں

وَفِیْہِ تَقْیِیْدُ الصَّلَاۃِ عَلَیْہِ صَلَّی اللّٰہُ	اور اس (حدیث) میں آپ صلے اللہ علیہ وسلم پر
عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بِالصَّلَاۃِ، فَیُفِیْدُ	نماز میں درود پڑھنا مقید کیا گیا ہے۔ بس یہاں
ذٰلِکَ اَنَّ ھٰذِہِ الْفَاظُ الْمَرْوِیَّۃِ	سے یہ فائدہ حاصل ہوا کہ یہ (درود ابراہیمی کے)
مُخْتَصَّۃٌ بِالصَّلَاۃِ وَاَمَّا خَارِجُ الصَّلٰوۃِ	الفاظ جو مروی ہیں یہ نماز کے ساتھ خاص ہیں۔
فَیَحْصِلُ الْاِمْتِثَالُ بِمَا یُفِیْدُہٗ قَوْلُہٗ	نماز کے علاوہ ایسا درود شریف پڑھنا چاہیے۔
سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی (اِنَّ اللّٰہَ وَ	جس سے آیت اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰئِکَتَہٗ
مَلٰئِکَتَہٗ)	کی پوری تعمیل ہو جائے یعنی اس میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہوں

چنانچہ دنیا بھر کے علماء و محدثین نماز کے علاوہ ایسا درود شریف پڑھتے ہیں جس میں صلوٰۃ وسلام دونوں ہوتے ہیں۔ اور نماز میں اس لئے حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس درود شریف کے پڑھنے کی تعلیم فرمائی جس میں صرف صلوٰۃ کا ذکر اور جس سے صرف صلّوا کی تعمیل ہوتی ہے کہ نماز میں چونکہ وَسَلِّمُوْا کی تعمیل اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ

Marfat.com

وَبَرَکَاتُہٗ سے ہوجاتی ہے، لہٰذا فرمایا کہ اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ الخ پڑھکر صَلُّوْا کی تعمیل کرلیا کرو۔

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ اکابرین میں سے ایک بزرگ فرماتے ہیں کہ میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف لکھا کرتا تھا میں آپ کے نام مبارک کے ساتھ لفظِ صلوٰۃ تو لکھتا مگر لفظ سلام نہ لکھتا تھا۔

فَرَاَیْتُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ لِیْ اَمَا تَتِمُّ الصَّلٰوۃَ عَلَیَّ فِیْ کِتَابِکَ ؟ فَمَا کَتَبْتُ بَعْدَ ذَالِکَ اِلَّا صَلَّیْتُ وَسَلَّمْتُ عَلَیْہِ (احیاء العلوم ص ۳۱۹/۱)

تو میں نے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا آپ نے مجھ سے فرمایا تم اپنی کتابت میں مجھ پر پورا درود کیوں نہیں لکھتے ؟ پس اسکے بعد میں ہمیشہ آپ کے نام کے ساتھ صلوٰۃ اور سلام دونوں لکھتا۔

الحمد للہ کہ اہلِ سنت اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھ کر آیۂ کریمہ کی پوری تعمیل کرتے ہیں۔

حضور اکرم تاجدار عرب وعجم نور مجسم رحمۃ للعالمین صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اقدس پر صبح و شام یہی درود شریف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ ہی پڑھا جاتا ہے، وہاں پر بھی آیہ کریمہ کی تعمیل اسی درود سے ہی ہوتی ہے جو اس درود شریف کو شرک کہتے ہیں ان سے پوچھا جائے کیا وہاں صبح و شام شرک ہوتا ہے ؟ اور کیا وہ لاکھوں خوش نصیب مسلمان روضۂ اطہر پر اس درود شریف

Marfat.com

کو پڑھنے والے مشرک ہیں ؟

بعض لوگ یہ کہدیا کرتے ہیں کہ روضۂ اطہر پہ درود شریف پڑھنا شرک نہیں ہے، یہاں شرک ہے، افسوس کہ ان کو یہ بھی نہیں معلوم کہ شرک تو شرک ہی ہوگا خواہ وہ کسی مقام پر کیا جائے۔ جب وہاں شرک نہیں تو یہاں بھی نہیں اور اگر یہاں شرک ہے تو وہاں بھی شرک ہوگا حقیقت یہ ہے کہ نہ یہاں شرک ہے اور نہ وہاں شرک ہے۔ اور چونکہ یہ لوگ ہر کارِ خیر کو شرک کہدیا کرتے ہیں، لہٰذا اس درود شریف کے پڑھنے کو بھی اگر یہ شرک کہیں تو کیا تعجب ہے ؟

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب انتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ کے صفحہ ۱۲۳ پر فرماتے ہیں ۔

وبعدِ فریضۂ نماز بگزارد چوں سلام دہد بہ اوراد فتحیہ خواندن مشغول شود کہ از تبرکات انفاس ہزار و چہار صد ولی کامل جمع شدہ است و فتح ہر یک ازاں کلمہ بودہ است ہر کہ از سرِ حضور ملازمت نماید برکت و صفائیِ آں مشاہدہ خواہد نمود و از ولایت ہزار و چہار صد ولی نصیب یابد ۔

یعنی پھر صبح کے فرض پڑھے جب سلام پھیرے اوراد فتحیہ پڑھنے میں مشغول ہو جائے کہ وہ ایکہزار چار سو ولیِ کامل کے متبرک کلام سے جمع ہوا ہے، اور فتح ہر ایک ولی کی اسکے ایک ایک کلمہ سے ہوئی ہے جو حضوری کیساتھ اسکا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرلے اسکی برکت صفائی کا مشاہدہ کریگا، اور چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائیگا اور فیضیاب ہوگا ۔

Marfat.com

اور اسی کتاب میں شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اوراد فتحیہ وہ وظائف کا مجموعہ ہے کہ جب حضرت سید علی امیر کبیر ہمدانی رحمۃ اللہ علیہ بیت المقدس کی زیارت کو گئے تو وہاں ان کو حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت ہوئی اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان کو اوراد فتحیہ پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

شاہ صاحب کے ارشاد سے دو باتیں ثابت ہوئیں۔

(۱) جو شخص ہر روز اوراد فتحیہ کا پڑھنا اپنے اوپر لازم کرے وہ چودہ سو ولی کامل کی ولایت سے حصہ پائے گا۔ اور اس کی برکتوں کا مشاہدہ کرے گا۔

(۲) حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سید علی امیر کبیر رحمۃ اللہ علیہ کو اس اوراد فتحیہ کے پڑھنے کے لئے ارشاد فرمایا۔

اس اوراد فتحیہ میں یہ درود شریف بھی ہے۔

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ — اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہِ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَحْمَۃً لِّلْعٰلَمِیْنَ — اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاشَفِیْعَ الْمُذْنِبِیْنَ

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَاسَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ — اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَااِمَامَ الْمُتَّقِیْنَ

ناظرین حضرات غور فرمائیں کہ اگر اس درود شریف کا پڑھنا شرک ہوتا تو کیا حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت سید علی امیر کبیر ہمدانی کو شرک کرنے کا حکم دیا تھا؟ اور کیا شاہ ولی اللہ صاحب شرک کرنے کی تعلیم دے رہے ہیں، جو فرماتے ہیں کہ اس کے پڑھنے والے کو چودہ سو اولیاء اللہ کی ولایت سے حصہ ملے گا۔

Marfat.com

کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور شاہ ولی اللہ صاحب کو شرک کا علم نہیں تھا جو پڑھنے کا حکم دیتے ہیں، آج کل کے یہ مولوی شرک کو زیادہ جانتے ہیں؟

خدا تعالیٰ مسلمانوں کو ان مولویوں کے فتووں سے محفوظ رکھے جنھوں نے اس قسم کے فتوے دے کر مسلمانوں میں افتراق و انشقاق پیدا کر دیا ہے، اور اب حالت یہ ہے کہ مسلمانوں کو ایک مرکز پر جمع ہونا دشوار ہو گیا ہے۔

حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکیؒ جو کہ مولوی اشرف علی تھانوی اور مولوی محمد قاسم نانوتوی بانیٔ مدرسہ دیوبند اور مولوی رشید احمد گنگوہی وغیرہ دیوبندی مولویوں کے پیر و مرشد ہیں اور جن کے متعلق مولوی اشرف علی تھانوی نے امداد المشتاق میں لکھا ہے کہ وہ اس زمانہ میں اللہ کی حجت ہیں، وہ حاجی صاحب اپنی کتاب ضیاء القلوب کے صفحہ ۸۳ پر فرماتے ہیں کہ جس کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت مبارک کا شوق ہو وہ

بعد نماز عشاء با طہارت کامل وجامۂ نو و استعمال خوشبو باادب تمام رو بسوئے مدینۂ منورہ بنشیند وملتجی از جناب قدس حقیقت محمدی برائے حصولِ زیارتِ جمالِ مبارک صلے اللہ علیہ وسلم و دل را از جمیع خطرات خالی کردہ صورتِ آں حضرت صلے اللہ علیہ وسلم بہ لباسِ

عشا کی نماز کے بعد پاک و صاف کپڑے پہن کر خوشبو لگائے اور ادب سے مدینۂ منورہ کی طرف منہ کر کے بیٹھے اور بارگاہِ الٰہی میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے جمالِ مبارک کی زیارت کی التجا کرے اور دل کو تمام خیالات وساوس سے خالی کر کے یہ تصور کرے کہ حضور پرنور صلی اللہ

Marfat.com

بسیار سفید و عمامۂ سبز و چہرہ منور مثلِ بدر بر کرسی تصور کند الصّلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ راست، الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ چپ، الصلوٰۃ والسلام علیک یانبی اللہ، در دل ضرب کند وایں درود شریف را ہر قدر کہ تواند پے در پے تکرار کند انشاء اللہ تعالیٰ بہ مطلوب خواہد رسید۔

علیہ وسلم بہت ہی سفید کپڑے پہنے اور سبز عمامہ باندھے کرسی پر چودھویں کے چاند کی طرح جلوہ افروز ہیں، اور دائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ اور بائیں طرف الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ اور دل پر الصلوٰۃ والسلام علیک یاحبیب اللہ کی ضربیں لگائے اور جسقدر ہو سکے اس درود شریف کو پے در پے پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

اور یہی حاجی امداد اللہ صاحب فرماتے ہیں کہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللہِ بصیغۂ خطاب میں بعض لوگ کلام کرتے ہیں یہ اتصال معنوی پر مبنی ہے لَہُ الْخَلْقُ وَالْاَمْرُ عالمِ امر مقید بہ جہت طرف و قرب و بعد وغیرہ نہیں پس اس کے جواز میں شک نہیں ہے۔

(امداد المشتاق صفحہ ۵۹)

کیا فرماتے ہیں دیوبندی مولوی صاحبان حضرت حاجی صاحب کے بارے میں جو یہ فرما رہے ہیں کہ اس درود شریف کے جائز ہونے میں کوئی شک نہیں ہے،

Marfat.com

اور جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو حاضر و ناظر جان کر اس درود شریف کو پڑھے اسکو حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو جائے گی۔

اگر یہ درود پڑھنا شرک اور پڑھنے والا مشرک ہے تو مشرک کو زیارت کیسی؟ اور جو شرک و بدعت کو جائز قرار دے کر اس کے کرنے کا حکم دے وہ کون ہوا؟ اب فیصلہ ان ہی مولویوں پر ہے۔ یا تو پیر صاحب پر بھی فتوے جاری کر دیں یا خود توبہ کر کے اس درود شریف کو جائز قرار دے کر پڑھنا شروع کر دیں۔

اور سنئے اپنے حکیم الامت مولوی اشرف علی صاحب تھانوی کا ارشاد کہ

"فرمایا کہ یوں جی چاہتا ہے کہ آج درود شریف زیادہ پڑھوں، وہ بھی ان الفاظ سے کہ اَلصَّلوٰۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ"

(شکر النعمۃ بذکر رحمۃ الرحمۃ ص۱۰۱)

لیجئے اور سنئے! اپنے مرکز دائرۃ التحقیق شیخ الہند مولوی حسین احمد مدنی صاحب کا ارشاد کہ فرماتے ہیں:-

"چنانچہ وہابیہ کی زبان سے بارہا سنا گیا کہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو سخت منع کرتے ہیں اور اہلِ حرمین پر سخت نفرین اس نداء اور خطاب پر کرتے ہیں اور ان کا استہزاء اڑاتے ہیں اور کلمات ناشائستہ استعمال کرتے ہیں حالانکہ ہمارے مقدس بزرگانِ دین اس صورت اور جملہ صور درود شریف کو اگرچہ بصیغہ خطاب و نداء کیوں نہ ہوں مستحب و مستحسن جانتے ہیں اور اپنے متعلقین کو اس کا امر کرتے ہیں

Marfat.com

(الشہاب الثاقب ص۶۵)

ایک اور بھی اپنے رأس المحدثین مولوی محمد زکریا صاحب شیخ الحدیث مظاہر علوم سہارنپور کی سن لیجئے فرماتے ہیں :-

"بندہ کے خیال میں اگر ہر جگہ درود و سلام دونوں کو جمع کیا جائے تو زیادہ بہتر ہے یعنی بجائے السلام علیک یا رسول اللہ السلام علیک یا نبی اللہ وغیرہ کے الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ الصلوٰۃ والسلام علیک یا نبی اللہ اسی طرح آخیر تک السلام کے ساتھ الصلوٰۃ کا لفظ بڑھا دے تو زیادہ اچھا ہے"

(فضائل درود شریف ص۲۸)

دیو بندی حضرات کے ان بزرگوں نے تو ان پر سخت مصیبت قائم کر دی یہ عبارتیں ان کے حق میں ایسی ہیں جیسے "سانپ کے منہ میں چھچھوندر" جو نہ اگلتے بنے نہ نگلتے بنے۔

اب اگر وہ اس درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ کو شرک و بدعت کہیں تو اُن کے اپنے بھی اس کی زد میں آکر مشرک و بدعتی قرار پاتے ہیں اور نہ کہیں تو یہ اُن کے مسلک و مزاج کے خلاف ہے۔ نہایت پریشانی کے عالم میں ہیں بقولِ شاعر ؎

آگ دی صیاد نے جب آشیانے کو مرے

Marfat.com

جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے۔

کاش! آج کل کے دیوبندی حضرات اپنے اکابر کے ان ارشادات پر عمل کرتے ہوئے خود الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھنے اور دوسروں کو بھی پڑھنے کی تلقین کرتے مگر انھوں نے اس درود شریف کے پڑھنے کو شرک بدعت ٹھہرا اپنے بڑوں کو مشرک و بدعتی بنا ڈالا، اور دوسری طرف دنیا کے کروڑوں مسلمانوں کو بھی مشرک و بدعتی قرار دے دیا اور آپس میں لڑا دیا۔

علامہ ابن قیم جو ابن تیمیہ کے شاگرد ہیں جن کو یہ مولوی بھی امام مانتے ہیں اپنی کتاب جلاء الافہام مطبوعہ امرتسر کے صفحہ ۲۶۰ پر فرماتے ہیں کہ ابوبکر محمد بن عمر نے فرمایا کہ میں ابوبکر بن مجاہد کے پاس تھا تو حضرت شبلی تشریف لائے، ابوبکر بن مجاہد انکی تعظیم کے لئے کھڑے ہوگئے اور انکو سینہ سے لگایا اور ان کی آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا

فَقُلْتُ لَہٗ یَا سَیِّدِیْ تَفْعَلُ ھٰذَا بِالشِّبْلِیِّ وَاَنْتَ وَجَمِیْعُ مَنْ بِبَغْدَادَ یَتَصَوَّرُ اَنَّہٗ مَجْنُوْنٌ فَقَالَ لِیْ فَعَلْتُ بِہٖ کَمَا رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَعَلَ بِہٖ وَذَالِکَ اِنِّیْ رَأَیْتُ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ

تو میں نے عرض کیا اے میرے آقا آپنے شبلی کے ساتھ یہ سلوک فرمایا ہے، حالانکہ آپ اور سارے بغداد والے اس کو دیوانہ تصور کرتے ہیں (ابوبکر بن مجاہد نے) فرمایا میں نے شبلی کے ساتھ ایسا ہی کیا ہے۔ جیسا کہ میں نے نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو اسکے ساتھ کرتے دیکھا ہے اور وہ یہ ہے کہ میں نے

Marfat.com

فِی الْمَنَامِ وَقَدْ اَقْبَلَ الشِّبْلِیُّ فَقَامَ اِلَیْہِ وَقَبَّلَ بَیْنَ عَیْنَیْہِ فَقُلْتُ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اَتَفْعَلُ ھٰذَا بِالشِّبْلِیِّ؟ فَقَالَ ھٰذَا یَقْرَءُ بَعْدَ الصَّلٰوۃِ لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ۔ اِلٰی آخِرِ السُّوْرَۃِ وَیَقُوْلُ ثَلَاثَ مَرَّاۃٍ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ!

خواب میں دیکھا ہے کہ حضرت شبلی آئے اور حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم ان کے لئے کھڑے ہوگئے اور ان کی دونوں آنکھوں کے درمیان بوسہ دیا تو میں نے عرض کیا یا رسول اللہ آپ نے شبلی کے ساتھ ایسا کیوں کیا ہے؟ آپنے فرمایا یہ شبلی نماز کے بعد پڑھتا ہے لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ عَزِیْزٌ۔ آخر سورۃ تک۔ اور پھر تین مرتبہ کہتا ہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ اس وجہ سے ہم نے اس پر شفقت فرمائی ہے)

ناظرین حضرات غور فرمایا آپ نے کے ہر نماز کے بعد لَقَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ اَنْفُسِکُمْ کے بعد صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھنے والے حضرت شبلی پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے کیسی رحمت وشفقت فرمائی کہ اسکے لئے قیام فرمایا اور اس کو پیار سے بوسہ دیا اور اس کو اپنے جمال مبارک کی زیارت سے مشرف فرمایا اگر یہ درود شریف پڑھنا شرک و بدعت ہوتا تو کیا مشرک وبدعتی کو یہ شرف حاصل ہو سکتا ہے؟ ہرگز نہیں! معلوم ہوا کہ یہ درود شریف پڑھنا شرک بدعت نہیں ہے بلکہ اس کے پڑھنے والے پر حضور صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم شفقت ورحمت فرماتے ہیں، اور یہ بھی یاد رہے کہ حضرت شبلی رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

بغداد شریف میں رہتے تھے۔

اس درود شریف کے پڑھنے کو جو شرک کہا جاتا ہے اس کی دو وجہیں بیان کی جاتی ہیں۔ ایک تو یہ کہ اس میں علیک آتا ہے اور وہ خطاب کا صیغہ ہے اور خطاب اس کو کیا جاتا ہے جو سامنے موجود ہو اور سنتا ہو، نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نہ تو سامنے موجود ہیں اور نہ سُنتے ہیں لہٰذا یہ شرک ہے۔ اور دوسری وجہ یہ کہ اس میں یاحرف نداء آتا ہے اور غیر اللہ کو ندا کرنا شرک ہے۔

اس کا جواب یہ ہے کہ اگر یہ شرک ہے تو پھر ماننا پڑے گا کہ پانچوں وقت نماز میں بھی شرک ہوتا ہے۔ اور نماز پڑھنے والے سب مشرک ہیں کیونکہ ہر نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ پڑھا جاتا ہے اسمیں بھی تو یاحرف نداء محذوف اور خطاب کا صیغہ علیک موجود ہے لہٰذا جو لوگ اس درود کو شرک کہتے ہیں ان کو چاہیئے کہ وہ نماز کو بھی شرک کہدیں؟ اور غالباً وہ مولوی بھی نماز میں اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ ہی پڑھتے ہوں گے تو وہ بھی مشرک ہوئے ؎

الجھا ہے پاؤں یار کا زلفِ دراز میں

لو آپ اپنے دام میں صیاد آگیا،

اور یہ بھی یاد رہے کہ یہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ، نماز میں پڑھنا محض حکایۃً نہیں، بلکہ انشاء ہے اس میں حضور

Marfat.com

صلے اللہ علیہ وسلم پر سلام مقصود ہے۔ چنانچہ در مختار صـ٣٥٤ میں ہے کہ

وَيَقْصِدُ بِأَلْفَاظِ التَّشَهُّدِ مَعَانِيْهَا	تشہد کے الفاظ سے اسکے معانی اپنی مراد
مُرَادَةً لَّهٗ عَلٰى وَجْهِ إِنْشَاءٍ كَأَنَّهٗ	ہونیکا ارادہ کرے، انشار کے طور پر گویا
يُحَيِّي اللّٰهَ وَيُسَلِّمُ عَلٰى نَبِيِّهٖ وَ	کہ نمازی اللہ کی تحیت کرتا ہے اور اسکے نبی
عَلٰى نَفْسِهٖ وَ اَوْلِيَاءِهٖ لَا الْإِخْبَارُ	صلے اللہ علیہ وسلم پر اور اسکے اولیا پر اور اپنے
عَنْ ذَالِكَ ذَكَرَهٗ فِي الْمُجْتَبٰى	اوپر سلام پیش کرتا ہے، اخبار کا ارادہ نہ کرے۔

علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ نے اس پر یوں فرمایا

اَيْ لَا يَقْصِدُ الْإِخْبَارَ وَالْحِكَايَةَ	کہ التحیات میں اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ
عَمَّا وَقَعَ فِي الْمِعْرَاجِ مِنْهُ صَلَّى اللّٰهُ	اَيُّهَا النَّبِيُّ میں واقعہ معراج
عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَمِنْ رَبِّهٖ سُبْحَانَهٗ	کی نقل و حکایت کا ارادہ نہ کرے۔
وَمِنَ الْمَلٰئِكَةِ عَلَيْهِمُ السَّلَامُ	(ردالمختار صـ٣٥٨)

حضرت شیخ المحدثین شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ
اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ کے بیان میں فرماتے ہیں

و نیز آں حضرت ہمیشہ نصب العین	کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مومنوں
مومناں و قرۃ العین عابدان است	کے نصب العین اور عابدوں کی آنکھ کی ٹھنڈک
در جمیع احوال و اوقات خصوصاً در	ہیں تمام حالتوں میں اور تمام وقتوں
حالتِ عبادت و آخر آنکہ وجود نورانیت	میں خصوصاً عبادات کی حالت میں کیونکہ اس

Marfat.com

وانکشاف دریں محل بیشتر وقوی تر است و بعضے از عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریانِ حقیقتِ محمدیہ است در ذرائر موجودات وافراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود وحاضر است پس مصلی باید کہ ازیں معنیٰ آگاہ باشد وازیں شہود غافل نبود تا بانوارِ قرب واسرار معرفت متنور وفائز گردد۔

(اشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ ص۳۱۲ ج۱)

مقام میں نورانیت وانکشاف بہت زیادہ قوی تر ہوتا ہے اسلئے بعض عارفین نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب السلام علیک ایہا النبی اس لئے ہے کہ حقیقتِ محمدیہ صلی اللہ علیہ وسلم موجودات کے ذرے ذرے اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کیے ہوئے ہے پس حضور صلی اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات میں موجود وحاضر ہیں، نمازی کو چاہیئے کہ اس حقیقت سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ نورِ معرفت کے اسرار سے منور اور کامیاب ہو جائے۔

حجۃ الاسلام حضرت امام محمد غزالیؒ التحیات کے بیان میں فرماتے ہیں

وَاَحْضِرْ فِیْ قَلْبِكَ النَّبِیَّ صَلَّى اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَشَخْصَہُ الْکَرِیْمَ وَقُلْ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ اَیُّھَا النَّبِیُّ وَرَحْمَۃُ وَبَرَکَاتُہٗ وَلْیَصْدُقْ اَمَلُكَ فِیْ اَنَّہٗ یَبْلُغُہٗ وَیَرُدُّ عَلَیْكَ مَا ھُوَ اَوْفٰی

کہ اے نمازی التحیات میں السلام علیک ایہا النبی پڑھنے کے وقت حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو اپنے دل میں حاضر کرکے اور آپ صلے اللہ علیہ وسلم کی صورتِ مبارکہ کا تصور دل میں جما کر السلام علیک ایہا النبی عرض

جملہ حقوق بحق مؤلف محفوظ ہیں

Marfat.com

مِنۡہُ ۔ (احیاء العلوم ص ۱۰۷) کراور یقین جان کر یہ سلام حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو پہنچ رہا ہے اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس کا جواب وافی اپنی شان کریمہ کے لائق فرماتے ہیں۔

قطب ربّانی حضرت امام عبدالوہاب شعرانیؒ فرماتے ہیں۔

سَمِعْتُ سَیِّدِی عَلِی خَوَّاصُ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی یَقُوْلُ اِنَّمَا اَمَرَ الشَّارِعُ الْمُصَلِّیَ بِالصَّلٰوۃِ وَالسَّلَامِ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی التَّشَھُّدِ لِیَتَنَبَّہَ الْغَافِلِیْنَ فِی جُلُوْسِھِمْ بَیْنَ یَدَیِ اللّٰہِ عَزَّوَجَلَّ عَلٰی شُھُوْدِ نَبِیِّھِمْ فِی تِلْکَ الْحَضْرَۃِ فَاِنَّہٗ لَا یُفَارِقُ حَضْرَۃَ اللّٰہِ اَبَدًا فَیُخَاطِبُوْنَہٗ بِالسَّلَامِ مُشَافِھَۃً ۔

(کتاب المیزان مطبوعہ مصر) صفحہ ۱۲۵

میں نے سیدی علی خواص رحمۃ اللہ علیہ سے سُنا، وہ فرماتے تھے شارع (حقیقی) نے (قعدہ) تشہد میں نمازی کو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم پر صلوٰۃ والسّلام پڑھنے کا حکم صرف اس لئے دیا کہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں بیٹھنے والے غافلوں کو اس بات پر تنبیہ فرمادے کہ جہاں وہ بیٹھے ہیں اس بارگاہ میں انکے نبی صلے اللہ علیہ وسلم بھی تشریف فرما ہیں اس لئے وہ دربار خداوندی سے کبھی جُدا نہیں ہوتے پس نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بالمشافہ (رو برو) سلام کے ساتھ خطاب کرتے ہیں۔

Marfat.com

اس عبارت میں شُھُوْدِ نَبِیِّھِمْ فِیْ تِلْکَ الْحَضْرَۃِ (نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا بارگاہِ ایزدی میں جلوہ گر ہونا) اور فَاِنَّہٗ لَا یُفَارِقُ حَضْرَۃَ اللّٰہِ اَبَدًا (نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم بارگاہِ الٰہی سے کسی وقت جُدا نہیں ہوتے) اور فَیُخَاطِبُوْنَہٗ بِالسَّلَامِ مُشَافَھَۃً (نمازی بالمشافہ یعنی حضور کے روبرو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو سلام کے ساتھ خطاب کرتے ہیں) خاص طور پر قابلِ غور جملے ہیں۔ یہ تینوں جملے اِس مقام پر مخالفین کے تمام شکوک وشبہات کا قلع قمع کر رہے ہیں ایسے چمکتے ہوئے دلائل کے سامنے کسی کور باطن کا یہ کہنا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ اَیُّھَا النَّبِیُّ معاذ اللہ بعید غائب کو خطاب ہے حضور کی محض خیالی صورت ہوتی ہے۔ خود حضور بارگاہِ ایزدی میں حاضر نہیں ہوتے کیسی دیدہ دلیری اور ہٹ دھرمی ہے؟ بھلا کوئی منصف مزاج ایسے روشن کلمات کے ہوتے ہوئے اس تنگ نظری اور نازک خیالی کو قبول کر سکتا ہے؟

اسی مضمون کو تشہد کے بیان میں حافظ ابن حجر عسقلانی رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی شہرۂ آفاق تصنیف فتح الباری شرح صحیح بخاری میں حسبِ ذیل ایمان افروز عبارت میں ارقام فرمایا ہے۔

وَیَحْتَمِلُ اَنْ یُّقَالَ عَلٰی طَرِیْقِ اَھْلِ الْعِرْفَانِ اَنَّ الْمُصَلِّیْنَ لَمَّا اسْتَفْتَحُوْا بَابَ الْمَلَکُوْتِ بِالتَّحِیَّاتِ اُذِنَ لَھُمْ	اہلِ عرفان کے طریقے پر یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ جب نمازیوں نے التحیات کے ساتھ ملکوت کا دروازہ کھلوایا تو انھیں حی لا یموت

بِالدُّخُولِ فِي حَرِيمِ الْحَيِّ الَّذِي لَا يَمُوتُ فَقَرَّتْ أَعْيُنُهُمْ بِالْمُنَاجَاتِ فَنُبِّهُوْا عَلٰى ذَالِكَ بِوَاسِطَةِ نَبِيِّ الرَّحْمَةِ وَبَرَكَةِ مُتَابَعَتِهٖ فَالْتَفَتُوْا فَإِذَا الْحَبِيبُ فِي حَرِيمِ الْحَبِيبِ حَاضِرٌ فَأَقْبَلُوْا عَلَيْهِ قَائِلِيْنَ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ

(فتح الباری جلد ثانی مطبوعہ مصر صہ ۲۵)

کی بارگاہ میں داخل ہونے کی اجازت ملگئی ان کی آنکھیں فرحت مناجات سے ٹھنڈی ہوئیں تو انھیں اس بات پر تنبیہ کی گئی کہ بارگاہِ خداوندی میں جو انھیں یہ شرف باریابی حاصل ہوا ہے یہ سب نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت متابعت کا طفیل ہے نمازیوں نے اس حقیقت سے باخبر ہوکر بارگاہِ خداوندی میں جو نظر اٹھائی تو دیکھا کہ حبیب کے حرم میں حبیب حاضر ہے یعنی دربار خداوندی میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جلوہ گر ہیں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھتے ہی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ کہتے ہوئے حضور علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوئے

یہی عبارت عمدۃ القاری شرح صحیح بخاری جلد ۶ صہ ۱۱۱، اور مواہب اللدنیہ جلد ثانی صہ ۳۲، زرقانی شرح مواہب جلد ۷ صہ ۲۲۹، زرقانی شرح موطا امام مالک جلد اول صہ ۱۷۰، سعایہ جلد ثانی صہ ۲۲۷، فتح الملہم جلد ثانی صہ ۱۴۳

Marfat.com

اوجز المسالک جلد اوّل ص۲۶۵ پر بھی بعینہا مرقوم ہے۔ ہم نے تکرار اور اعادہ سے بچنے کے لئے صرف کتابوں کے نام مع صفحات تحریر کرنے پر اکتفا کر لیا مَنْ شَاءَ الْاِطِّلَاعَ فَلْيَرْجِعْ اِلَيْهَا۔ (تسکین الخواطر فی مسئلۃ الحاضر والناظر ص۵۹ مصنفہ علامہ سید احمد سعید شاہ صاحب کاظمی)

مقامِ غور ہے کہ ان تمام محدثین کرام یعنی حافظ ابن حجر عسقلانی و امام قسطلانی و امام بدر الدین عینی و امام زرقانی و حجۃ الاسلام امام محمد غزالی و شیخ محقق مولانا شاہ عبد الحق محدث دہلوی رحمہم اللہ تعالیٰ حتیٰ کہ سرگروہ منکرین صاحب فتح الملہم و اوجز المسالک سب بیک زبان کہہ رہے ہیں کہ نَاِذَا الْحَبِيْبُ فِيْ حَرَمِ الْحَبِيْبِ حَاضِرٌ۔ یعنی جب نمازی دربارِ الٰہی میں نظر اُٹھاتا ہے تو حبیب کو حرمِ حبیب میں حاضر پاتا ہے اور فوراً عرض کرتا ہے اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ اَيُّهَا النَّبِيُّ وَرَحْمَةُ اللهِ وَبَرَكَاتُهٗ۔

یہ الگ بات ہے کہ جن لوگوں کے دلوں میں مرض تھا انھوں نے حاضر کے معنی غائب اور اثبات کے معنیٰ نفی سمجھ لئے۔ یہ انکی اپنی شومیٔ قسمت اور کور باطنی ہے کہ انھیں کسی نماز میں حرمِ حبیب کی حاضری نصیب نہوئی۔

نا معلوم وہ مولوی صاحبان ان اکابر حضرات کے بارے میں کیا کہیں گے؟ جو فرما رہے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہِ اقدس میں جب سلام عرض کرو تو یہ عقیدہ رکھو کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم حاضر و ناظر ہیں اور ہمارا سلام آپ صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور پیش ہو رہا ہے۔

Marfat.com

یہ حضرات تو بہت بڑے بڑے ائمہ ہیں، اسلامی دنیا میں ان کا مقام اہلِ علم سے مخفی نہیں، خود غیر مقلدین کے امام جناب نواب صدیق حسن صاحب بھوپالی فرماتے ہیں۔

ونیز آں حضرت ہمیشہ نصب العین مومناں و قرۃ العین عابدان است در جمیع احوال و اوقات خصوصاً در حالتِ عبادت و آخر آں کہ وجود نورانیت و انکشاف دریں محل بیشتر قوی تر است و بعضے از عرفا گفتہ اند کہ ایں خطاب بجہت سریان حقیقت محمدیہ است در ذرائر موجودات و افراد ممکنات پس آنحضرت در ذوات مصلیان موجود و حاضر است پس مصلّی را باید کہ ازیں معنی آگاہ باشد و ازیں شہود غافل نبود تا بہ انوار قرب و اسرار معرفت متنور و فائز گردد آرے۔ ؎
در راہِ عشق مرحلۂ قرب و بعد نیست

کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مومنوں کے نصب العین اور عابدوں کی آنکھ کی ٹھنڈک ہیں تمام حالتوں اور تمام اوقات میں خصوصاً عبادت کی حالت میں کیونکہ اس مقام میں نورانیت و انکشاف بہت زیادہ قوی تر ہوتا ہے اسلئے بعض عارفوں نے فرمایا ہے کہ یہ خطاب یعنی اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ اس لئے ہے کہ حقیقت محمدیہ صلے اللہ علیہ وسلم موجودات کے ذرہ ذرہ اور ممکنات کے ہر فرد میں سرایت کیئے ہوئے ہے پس حضور صلے اللہ علیہ وسلم نمازیوں کی ذات میں موجود و حاضر ہیں، نمازی کو چاہیے کہ اس معنی سے آگاہ رہے اور اس شہود سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے نور اور معرفت کے بھیدوں سے منور اور کامیاب ہو جائے ؎
عشق کی راہ میں قرب و بعد نہیں،

59789

Marfat.com

می بینمت عیاں و دعا می فرستمت — میں آپکو ظاہراً دیکھتا اور دعا کرتا ہوں۔

(مسک الختام شرح بلوغ المرام ص۴۵۹)

لیجئے نواب صاحب نے تو شرکوں کے انبار لگا دیے۔ فرمارہے ہیں کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہر عبادت میں مسلمانوں کے پیش نظر ہیں ہر نمازی کی ذات، بلکہ ہر ذرۂ ممکنات میں موجود ہیں۔ نمازی نماز میں حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے مشاہدہ سے غافل نہ ہو تاکہ قرب کے نور اور معرفت کے اسرار سے منور ہو، کیوں صاحب! ان پر بھی کفر و شرک کا فتویٰ لگے گا یا نہیں؟

بہر صورت ہر طرح یہ ثابت ہوگیا کہ یہ درود شریف اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ پڑھنا جائز ہے اور اس درود شریف کے پڑھنے کو کفر اور شرک کہنا گویا بیشمار مسلمانوں اور بزرگوں کو کافر و مشرک بنا دینے کے مترادف ہے

بعض لوگ یہ اعتراض کرتے ہیں کہ یہ درود شریف منقول نہیں ہے چنانچہ اسی وجہ سے وہ کہا کرتے ہیں کہ سوائے درود ابراہیمی کے اور کوئی درود شریف پڑھنا جائز نہیں۔ یہ محض غلط ہے۔ ورنہ

ان کو چاہیئے کہ وہ وہی غذائیں اور دوائیں استعمال کیا کریں جو منقول ہیں منقول کے علاوہ کوئی غذا یا دوا استعمال کرینگے تو اُن کے لیے وہ ناجائز ہوگی جسطرح ہر وہ غذا جو شریعت میں حرام نہیں اسکا کھانا جائز ہے، اسی طرح ہر وہ درود جو شریعت میں منع نہیں اسکا پڑھنا جائز ہے، کیونکہ کُلُوْا وَاشْرَبُوْا میں کھانا اور پینا

Marfat.com

مطلق ہے۔ اور صَلُّوْا عَلَیْہِ وَسَلِّمُوْا میں صلوٰۃ اور سلام مطلق ہے۔

لہٰذا ثابت ہوا کہ ہر وہ درود شریف اور سلام جو شریعت میں منع نہیں وہ جائز ہے۔ کیا کوئی مولوی ہے جو یہ ثابت کر دے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اس درود شریف سے منع فرمایا ہے۔ بلکہ اسکی تائید ملتی ہے۔

چنانچہ ابن ابی فدیک رضی اللہ عنہ (جنکے متعلق ملا علی قاری اور علامہ زرقانی فرماتے ہیں وثقہ جماعۃ واحتج بہ اصحاب الکتب الستۃ) فرماتے ہیں

سَمِعْتُ بَعْضَ مَنْ اَدْرَکْتُ یَقُوْلُ بَلَغَنَا اَنَّہٗ مَنْ وَقَفَ عِنْدَ قَبْرِ النَّبِیِّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فَتَلَا ھٰذِہِ الْاٰیَۃَ اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ الْاٰیَۃَ ثُمَّ قَالَ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ مَنْ یَقُوْلُھَا سَبْعِیْنَ مَرَّۃً نَادَاہُ مَلَکٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا فُلَانُ وَلَنْ تَسْقُطَ لَہٗ حَاجَۃٌ۔ (شرح شفا للقاری ص ۱۵۱/۲ زرقانی علی المواہب ص ۳۰۷/۸)

میں نے بعض ائمہ حدیث سے سُنا ہے فرماتے تھے کہ ہمیں یہ حدیث پہنچی ہے کہ جو شخص حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے اِنَّ اللّٰہَ وَمَلٰٓئِکَتَہٗ یُصَلُّوْنَ عَلَی النَّبِیِّ آخر تک پھر ستر مرتبہ کہے صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدُ۔ تو ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے شخص اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمتیں نازل کرتا ہے اور اس کی تمام حاجتیں پوری کر دی جاتی ہیں۔

Marfat.com

علامہ علی بن برہان الدین حلبی رحمۃ اللہ علیہ روایت نقل فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم جب کسی حاجت کے لئے صحرا و جنگل میں تشریف لیجاتے

فَلَا يَمُرُّ بِحَجَرٍ وَلَا شَجَرٍ اِلَّا قَالَ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (سیرت حلبیہ ص ۳۶۱ ج ۱)

تو آپ جس پتھر یا درخت کے پاس سے بھی گزرتے وہ کہتا الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ۔

علامہ امام شہاب الدین خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

وَالْمَنْقُوْلُ اَنَّهُمْ كَانُوْا يَقُوْلُوْنَ فِیْ تَحِيَّتِهٖ اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔ (نسیم الریاض شرح شفا رقاضی عیاض ص ۴۵۴ ج ۳)

منقول ہے کہ صحابہ کرام دربارِ رسالت میں تحیت پیش کرتے ہوئے یوں کہتے تھے اَلصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ۔

علامہ امام محمد بن عبدالباقی المالکی الزرقانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:۔

اِنَّهٗ وَرَدَ فِیْ عِدَّةِ طُرُقٍ جَمَاعَةٍ مِنَ الصَّحَابَةِ اِنَّهُمْ قَالُوْا يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صلے اللّٰهُ عَلَيْكَ (زرقانی علی المواہب ص ۳۲۱ ج ۶)

کہ بے شک طرق متعددہ سے ثابت ہے کہ صحابہ کرام کی ایک جماعت صلوٰۃ کے الفاظ یوں کہتی تھی يَارَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْكَ۔

بیہقی شریف میں ہے صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ كَيْفَ نُصَلِّیْ عَلَيْكَ اِذَا نَحْنُ صَلَّيْنَا فِیْ صَلٰوتِنَا صلے اللّٰهُ عَلَيْكَ۔ یارسول اللہ

Marfat.com

ہم اپنی نمازوں میں آپ پر کیسے درود بھیجیں آپ پر اللہ کی صلوٰۃ ہو؟ تو آپ نے فرمایا کہو اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ مُحَمَّدٍ الخ

(بیہقی شریف ص ۸۲/۲)

اس حدیث سے دو مسئلے ثابت ہوئے ایک یہ کہ نماز میں درود ابراہیمی پڑھنے کی تعلیم ہے اور دوسرا یہ کہ صحابہ کرام کے بھی نماز کے علاوہ الفاظ صلوٰۃ یہ ہوتے تھے یَارَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْکَ۔

امام رازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے وصیت کی کہ میرا جنازہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ اطہر پر لیجانا اور عرض کرنا یارسول اللہ! آپ کا یار غار ابو بکر صدیق حاضر ہے۔ چنانچہ جب آپکا جنازہ روضۂ اقدس پر لایا گیا تو صحابۂ کرام نے بایں الفاظ اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ سلام عرض کرکے کہا یارسول اللہ یہ ابو بکر دروازہ پر حاضر ہیں، فوراً دروازہ خود بخود کھل گیا اور قبر شریف سے آواز آئی اَدْخِلُوا الْحَبِیْبَ اِلَی الْحَبِیْبِ حبیب کو حبیب کے پاس لے آؤ! (تفسیر کبیر ص ۴۷۵/۵)

ان روایات سے بھی معلوم ہوا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے ظاہری زمانۂ پاک میں بھی بصیغہ خطاب وندا صلوٰۃ وسلام پڑھا گیا۔ لہٰذا بدعت نہ ہوا آخر میں مسلمان بھائیوں سے پُرزور اپیل ہے کہ ان مشرک ساز مولویوں کے چکر میں نہ آئیں بلکہ نہایت ذوق وشوق، الفت ومحبت سے اس درود شریف اَلصَّلوٰۃ

Marfat.com

وَالسَّلَامُ عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ ۔ وَعَلٰی اٰلِكَ وَاَصْحَابِكَ یَاحَبِیْبَ اللّٰہ کو خوب پڑھیں اور بے شمار رحمتوں اور برکتوں سے سرفراز ہوں ۔

وَمَا تَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْكَ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْب وَصَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْكَ یَارَسُوْلَ اللّٰہ

ندائے یارسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم

نعرۂ رسالت لگانا اور حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یارسول اللہ کہکر پکارنا جائز اور قرآن وحدیث سے ثابت ہے ملاحظہ ہو، ارشاد ہوتا ہے ۔

قُلْ یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَیْكُمْ جَمِیْعًا ۔

میرے حبیب فرما دیجئے کہ اے لوگو بیشک میں تم سب کی طرف اللہ کا رسول ہوں ۔

(قرآن مجید پارہ ۹)

اس آیۂ کریمہ میں غور کیجئے کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے انسانوں کو یا کہہ کر خطاب فرمایا ۔ اب سوال یہ ہے کہ اس خطاب کے مخاطب کون ہیں ؟

کیا مکے کے وہ چند افراد ہیں جو اس وقت آپ کے سامنے تھے، اگر جواب ہاں ہو تو پھر کہنا پڑے گا کہ آپ انھیں کی طرف رسول بن کر آئے تھے اور آگے جو حکم ہے فَاٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ (الآیہ) کہ ایمان لاؤ اللہ اور اس کے رسول پر، یہ انھیں کے لئے تھا ۔ نہیں نہیں، بلکہ یہ خطاب دنیا کے تمام انسانوں کو ہے

Marfat.com

جو قیامت تک ہونے والے ہیں کیونکہ یہ خطاب عام ہے اور لفظ جَمِیۡعًا اس پر قرینۂ عموم ہے جیسا کہ مفسّرین حضرات کا اس پر اتفاق ہے لہٰذا ثابت ہوا کہ حضورِ اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے تمام انسانوں کو جو قیامت تک ہونیوالے تھے یا کہکر پکارا۔

جب حضرت ابراہیم علیہ السلام بیت اللہ شریف کی تعمیر سے فارغ ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا۔

وَاَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ (قرآن پارہ ۱۷) پکار دے لوگوں میں حج کے واسطے۔

اس حکمِ الٰہی کو سُن کر حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک پہاڑ پر چڑھ گئے اور کھڑے ہو کر چاروں طرف پکارا یَا اَیُّهَا النَّاسُ ! اے لوگو تم پر اللہ نے حج فرض کیا ہے لہٰذا تم حج کو آؤ! حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آواز ہر ایک روح جو ماں باپ کے اصلاب و ارحام میں تھی، نے سُن لی جس کی تقدیر میں حج تھا اسکی روح نے لَبَّیۡکَ اَللّٰھُمَّ لَبَّیۡکَ کہا (مدارک وخازن صفحہ ۲۶)

غور فرمائیے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے تمام انسانوں کو یا کہکر پکارا حالانکہ وہ تمام انسان آپ کے پاس حاضر تو کیا بلکہ ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے اور لطف یہ کہ آواز تمام روحوں نے سُن لی حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام لوگوں کو حج کیلئے یا کہکر پکارا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے تمام لوگوں کو اپنی رسالت کے لئے یا کہکر پکارا جس نے خلیل علیہ السلام کی آواز پر لبیک کہا وہ

Marfat.com

حاجی ہوا اور جس نے حبیب علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز پر لبیک کہا وہ مومن ہوا

اب پوچھو ان مولویوں سے جو کہتے ہیں کہ یا کہکر حاضر کو پکارا جاتا ہے جو حاضر نہ ہو اس کو یا کہکر پکارنا شرک ہے، اے مولویو بولو کیا قیامت تک ہونیوالے تمام انسان حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت خلیل اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس حاضر تھے یا غائب؟ اگر کہیں کہ حاضر تھے تو پوچھو جو ابھی پیدا بھی نہیں ہوئے تھے، وہ حاضر کس طرح تھے؟ اور اگر کہیں کہ غائب تھے تو پھر پوچھو کہ غائبوں کو یا کہکر پکارنا تو تمہارے مذہب میں شرک ہے تو کیا پھر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور خلیل علیہ السلام نے شرک کیا تھا، اور ان کو اللہ نے شرک کرنیکا حکم دیا تھا؟

حضرت براء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت فرما کر مدینۂ منورہ تشریف لائے تو

فَصَعِدَ الرِّجَالُ وَالنِّسَآءُ فَوْقَ الْبُيُوْتِ	مرد اور عورتیں گھروں کی چھت پر چڑھ گئے
وَتَفَرَّقَ الْغِلْمَانُ وَالْخَدَمُ فِي الطُّرُقِ	اور بچے اور خادم گلیوں میں متفرق ہو گئے
يُنَادُوْنَ يَا مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ يَا	اور سب کے سب ندا کرتے یعنی نعرے لگاتے
مُحَمَّدُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ (صحیح مسلم شریف صفحہ ۴۱۹ ج ۲)	تھے یا محمد یا رسول اللہ یا محمد یا رسول اللہ

اس حدیث سے دو باتیں ثابت ہوئیں ایک تو یہ کہ نعرۂ رسالت یعنی یا محمد یا رسول اللہ! خوشی کے وقت لگانا بدعت نہیں ہے۔ بلکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم

Marfat.com

کے زمانۂ پاک اور آپؐ کی موجودگی میں لگا دو سرے اللہ تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو یا کہکر پکارنا شرک نہیں، اگر شرک ہوتا تو حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا فرض تھا کہ انھیں منع فرما دیتے اور شرک سے بچاتے۔

بلکہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے خود یا رسول اللہ کہنے کی تعلیم فرمائی ہے۔ چنانچہ حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک نابینا صحابی کو دعا تعلیم فرمائی کہ بعد نماز یوں کہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ وَاَتَوَجَّهُ اِلَیْكَ بِمُحَمَّدٍ نَبِیِّ الرَّحْمَةِ یَامُحَمَّدُ اِنِّیْ قَدْ تَوَجَّهْتُ بِكَ اِلٰی رَبِّیْ فِیْ حَاجَتِیْ ھٰذِہٖ لِتُقْضٰی لِیَ اَللّٰھُمَّ فَشَفِّعْهُ فِیَّ قَالَ اَبُوْ اِسْحٰقُ ھٰذَا حَدِیْثٌ صَحِیْحٌ۔	اے اللہ میں تجھ سے مانگتا ہوں اور تیری طرف توجہ کرتا ہوں بوسیلہ تیرے نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم، کہ نبی رحمت ہیں یا محمد میں آپ کے وسیلہ سے اپنے رب کی طرف اس حاجت میں متوجہ ہوا ہوں کہ میری حاجت روا ہو، الٰہی حضور کی شفاعت میرے حق میں قبول فرما

(ابن ماجہ، نسائی، ترمذی، حاکم، بیہقی، ابن خزیمہ، طبرانی)

حضرت عثمان فرماتے ہیں کہ جب اس نابینا صحابی نے نماز پڑھ کر یہ دعا کی تو اللہ تعالےٰ نے اس کو آنکھیں عطا کر دیں ایسا معلوم ہوتا تھا کہ وہ کبھی اندھا ہی نہ تھا۔ (معجم طبرانی)

اس حدیث مبارک میں ادنیٰ سا غور کرنیسے معلوم ہوگا حدیث مبارک کے

Marfat.com

تین حصے ہیں۔ حصہ اول میں حضور سید عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلۂ مبارکہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے سوال کیا گیا ہے۔ حصۂ دوم میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو بحرف ندا یا محمد کہکر یہ عرض کیا گیا ہے کہ یارسول اللہ! حضور کے وسیلے سے اللہ کے دربار میں حاجت پیش کی گئی ہے تاکہ پوری ہو، حضور بھی ازراہِ کرم ذرا سفارش فرمادیں۔ حصۂ سوم میں پھر اللہ کے دربار میں عرض کیا گیا ہے کہ اے اللہ! ہماری اس حاجت کے سلسلہ میں حضور کی شفاعت قبول فرما اور یہ بات بھی پیشِ نظر رہے کہ یہ وہ دعا ہے جو حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے خود اپنے صحابی کو تعلیم فرمائی۔ اب ان مولویوں سے پوچھو کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے وسیلے سے مانگنا اور حضور صلے اللہ علیہ کو یا کہکر پکارنا، اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو شفیع ماننا اگر شرک و بدعت ہے تو کیا حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابی کو شرک و بدعت کی تعلیم دی تھی؟ اور کیا وہ صحابی شرک و بدعت کے مرتکب ہوئے تھے (معاذ اللہ) معلوم ہوا کہ حضور پُرنور صلے اللہ علیہ وسلم نے خود یہ تعلیم فرمائی ہے کہ اللہ سے مانگو تو ہمارے وسیلہ سے مانگو، اور ہمیں یارسول اللہ کہکر ہماری شفاعت طلب کرو! اب دیکھئے صحابہ کرام تابعین عظام، ائمہ، علما، اولیا رکا عمل اس بارے میں کیا ہے؟

امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں ایک شخص امیر المومنین کے دربار میں اپنی کوئی حاجت لے کر حاضر ہوا، امیر المومنین نے اس کی طرف التفات نہ فرمایا، اس شخص نے حضرت عثمان بن حنیف رضی اللہ عنہ کی

Marfat.com

خدمت میں کے عرض کیا کہ میں محتاج ہوں مگر امیر المومنین میری طرف التفات نہیں فرماتے۔ حضرت عثمان بن حنیف نے فرمایا جاؤ وضو کر کے دو رکعت نماز پڑھو اور اس کے بعد یہ دعا پڑھو اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ اَتَوَجَّہُ اِلَیْكَ الخ (وہی دعا جو اوپر گذری ہے) اس شخص نے ایسا ہی کیا۔ نماز کے بعد یہی دعا پڑھی اور پھر امیر المومنین کے دربار میں حاضر ہوئے۔ امیر المومنین حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ نے ان کو نہایت شفقت و محبت سے بلا کر اپنے پاس قالین پر بٹھایا اور انکی التجا سُنی، اور ان کی حاجت روائی کی اور فرمایا جب تمہیں کوئی حاجت پیش آیا کرے ہمارے پاس چلے آیا کرو! اس کے بعد وہی صاحب حضرت عثمانؓ بن حنیف کے پاس حاضر ہوئے۔ اور شکریہ ادا کیا کہ آپ نے امیر المومنین کے پاس میری سفارش فرمائی ہے جسکی وجہ سے انھوں نے مجھ پر نہایت مہربانی فرمائی ہے۔

حضرت عثمان بن حنیف نے فرمایا قسم خدا کی میں نے آپکی کوئی سفارش امیر المومنین کے پاس نہیں کی بلکہ یہ اس دُعا کی برکت ہے جو میں نے آپ کو بتائی تھی کہ بعد نماز پڑھنا، کیونکہ یہی دعا حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میرے سامنے ایک نابینا کو تعلیم فرمائی۔ جب اس نابینا نے نماز کے بعد اس دُعا کو پڑھا اللہ تعالیٰ نے اس کو آنکھیں عطا کر دیں۔ ایسا معلوم ہوتا تھا گویا کبھی اندھا ہی نہ تھا (معجم طبرانی)

چنانچہ حافظ الحدیث امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ اپنی کتاب "عمل الیوم واللیلہ" کے اندر اور حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث رحمۃ اللہ علیہ

Marfat.com

اور شاہ عبدالعزیز محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ اور شاہ رفیع الدین صاحبؒ اور شاہ عبدالقادر صاحبؒ اور اُن جیسے دیگر بزرگانِ دین فرماتے ہیں کہ آج بھی اگر کسی کو کوئی حاجت پیش آوے تو دُو رکعت نماز کے بعد یہی دُعا پڑھے، اللہ تعالیٰ اس کی حاجت روا فرمائیگا (مجربات عزیزی)، اور یہ اسی صحابی کے لیے نہ تھی، بلکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے ہر حاجت مند کیلئے اس کا پڑھنا جائز ہے اور بہت ہی باعثِ رحمت و برکت ہے۔

دیکھیے اس میں وسیلہ بھی ہے اور ندائے یا محمد صلے اللہ علیہ وسلم بھی ہے اگر یہ شرک و بدعت ہوتا تو کیا امام جلال الدین سیوطیؒ و شاہ ولی اللہ و شاہ عبدالعزیز صاحبؒ شرک و بدعت کے کرنے کا حکم فرما رہے ہیں؟ اور کیا انکو شرک و بدعت کا زیادہ علم تھا یا آج کل کے شرک و بدعت ساز مولویوں کو؟

امام نووی شارح صحیح مسلم شریف فرماتے ہیں کہ حضرت عبداللہ بن عباسؓ کا پاؤں سو گیا، انھوں نے یا محمداہ کہا اسی وقت اچھا ہو گیا (کتاب الاذکار صفحہ ۳۶)

اور امام بخاریؒ نے باب باندھا ہے کہ اگر کسی کا پاؤں سُن ہو جائے تو وہ کیا کہے، پھر یہ حدیث لکھی کہ حضرت عبدالرحمٰن بن سعدؓ فرماتے ہیں کہ

خَدِرَتْ رِجْلُ ابْنِ عُمَرَ رضؓ فَقَالَ لَہٗ رَجُلٌ اُذْکُرْ اَحَبَّ النَّاسِ اِلَیْکَ فَقَالَ یَا مُحَمَّدُ ﷺ (الادب المفرد ص ۱۴۲)

حضرت عبداللہ بن عمرؓ کا پاؤں سن ہو گیا تو کسی نے اُن سے کہا کہ اس کو یاد کرو جو تمہیں سب لوگوں سے زیادہ پیارا ہے۔ عبداللہ نے کہا یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) پاؤں اسی وقت ٹھیک ہو گیا۔

Marfat.com

گویا امام بخاریؒ نے قیامت تک کے مسلمانوں کے لئے یہ قانون بنادیا کہ جب بھی کسی کا پاؤں سو جائے تو وہ یا محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کہے، پاؤں ٹھیک ہو جائیگا کیونکہ حضور کے جلیل القدر صحابی نے ایسا کیا۔ کیا امام بخاری کو شرک و بدعت کا علم نہیں تھا؟ اگر یا رسول اللہ کہنا شرک ہوتا، تو امام بخاری کبھی یہ قانون نہ بناتے اور یہ امران دونوں صحابیوں کے علاوہ اوروں سے بھی مروی ہے۔ اہل مدینہ میں قدیم سے یا محمداہ صلے اللہ علیہ وسلم کہنے کی عادت چلی آتی ہے (دیکھو نسیم الریاض شرح شفا)

حضور پرنور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے بعد حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یوں پکارا ؎

اَلَا یَا رَسُولَ اللّٰہِ کُنْتَ رَجَاءَ نَا — وَکُنْتَ بِنَا بَرًّا وَلَمْ تَکُ جَافِیًا

یارسول صلے اللہ علیہ وسلم آپ ہماری امیدگاہ تھے اور آپ ہم پر شفیق تھے اور سخت نہ تھے

وَکُنْتَ رَحِیْمًا هَادِیًا وَّمُعَلِّمًا — لِیَبْکِ عَلَیْکَ الْیَوْمَ مَنْ کَانَ بَاکِیًا

اور آپ رحیم، ہادی اور معلّم تھے — جس کو رونا ہو آج آپ پر روئے

فِدًی لِرَسُوْلِ اللّٰہِ اُمِّیْ وَخَالَتِیْ — وَعَمِّیْ وَخَالِیْ ثُمَّ نَفْسِیْ وَمَالِیَا

رسول اللہ علیہ وسلم پر فدا میری ماں اور میری خالہ — اور میرا چچا اور میرا ماموں پھر میری جان اور میرا مال

(زرقانی علی المواہب صفحہ ۲۸۴/۸)

حلب ایک مستقل سلطنت تھی اس میں دو بھائی تھے۔ ایک کا نام یوحنا اور دوسرے کا نام یوقنا تھا یوحنا عابد و زاہد، اور یوقنا بہادر سپاہی تھا۔ جب حضرت

Marfat.com

ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ امیر لشکرِ اسلام نے حلب کی طرف رُخ کیا تو یوقنا پانچ ہزار فوج کے ساتھ مسلمانوں کے مقابلے کے لئے تیار ہوا۔ یوحنا نے اس کو روکا اور صلح کی رائے دی یوقنا نہ مانا اور اپنی بہادری و کثرت پر ناز کرنے لگا، کیونکہ مسلمان کل ایکہزار تھے یوحنا نے کہا بھائی شاید تمہاری موت قریب آپہنچی ہے جو مسلمانوں سے لڑنا چاہتے ہو بہرحال یوقنا پانچہزار فوج کے ساتھ شہر سے باہر نکلا اور مسلمانوں پر اچانک حملہ کر دیا باوجود اس کے کہ مسلمان ابھی سنبھلنے بھی نہ پائے تھے اور قلیل بھی تھے پھر بھی نہایت ہی استقلال و جوانمردی سے مقابلہ کرتے رہے۔ مقابلہ جاری تھا کہ اچانک دشمن کی مدد کے لئے اور بہت زیادہ فوج آگئی اور آتے ہی حملہ کر دیا۔ جب مسلمانوں نے اس فوجِ کثیر کو دیکھا تو یقین کر لیا کہ اب بچنے کی امید نہیں۔ چنانچہ حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ سالار لشکر نہایت اضطرار کی حالت میں یَا مُحَمَّدُ یَا مُحَمَّدُ یَا نَصْرَ اللّٰہِ اِنْزِلْ پکارتے اور مسلمانوں کو تسلی دیتے کہ گھبراؤ نہیں ابھی نصرت آتی ہے ایک دن اور ایک رات اسی حالت میں میدانِ کارزار گرم رہا، اسی اثنا میں اہلِ حلب نے آکر حضرت ابو عبیدہ رضی اللہ عنہ کے پاس آکر صلح کر لی۔ جب وہ شہر کو واپس ہوئے تو یوقنا کو خبر ہوئی کہ اہلِ حلب مسلمانوں سے صلح کر کے اُن کے طرفدار ہو گئے ہیں۔ یوقنا نے فوج کثیر کے ساتھ اس صلح کے الزام میں اہلِ شہر پر ہلہ بول دیا اور قتل عام شروع کر دیا۔ جس سے شہر میں کہرام مچ گیا۔ یوحنا نے آکر بھائی کو سمجھایا اور صلح کی رائے دی اور اس قسم کی باتیں کیں جن سے مسلمانوں کی

Marfat.com

طرفداری معلوم ہوتی تھی۔ یوقنا پہلے ہی بہت غصہ میں تھا کہ اہلِ شہر نے
دشمن کے ساتھ صلح کیوں کی ہے۔ اس پر بھائی کی حالت دیکھ کر اور غضبناک
ہوگیا۔ اور بھائی سے کہا تو بھی واجب القتل ہے۔ یوحنا نے آسمان کی طرف منھ
کر کے کہا یا اللہ تو گواہ رہ کہ میں اپنی قوم کے دین کا مخالف ہوں اور اَشْهَدُ
اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پڑھکر اپنے بھائی یوقنا
سے کہا اب جو تمہاری مرضی ہو کر دو! یوقنا نے تلوار سے اس کا سر جسم سے جدا کر دیا،
اور اہل شہر کا پھر قتل عام شروع کر دیا۔ تین سو آدمی قتل ہوئے تھے کہ حضرت ابو عبیدہ
رضی اللہ عنہ وہاں آپہنچے اور یوقنا سے سخت لڑائی کی، یہاں تک کہ یوقنا تاب
نہ لاسکا، اور فوج کے ساتھ بھاگ کر قلعہ میں پناہ گزیں ہوا۔ پانچ ماہ تک مسلمانوں
نے قلعہ کا محاصرہ کیا اور بہت سی تکلیفیں اٹھائیں اور یوقنا نے بھی مسلمانوں کو بہت
مصیبتیں پہنچائیں کہ ایک روز یوقنا نے حضرت ابو عبیدہؓ کو اطلاع دی کہ میں نے
اسلام قبول کر لیا ہے۔ اب میں تمہارا بھائی ہوں اور قلعہ کے دروازے کھولدئے
اور کلمۂ توحید پڑھتا ہوا آیا اور حضرت ابو عبیدہؓ سے ملا۔ وہ بہت حیران ہوئے کہ
یہی یوقنا کل تک ہمارا دشمن تھا اور ہمارے لشکر کو تباہ کرنے کی فکر میں تھا اور آج
کلمۂ توحید پڑھ رہا ہے۔ آپ نے اس سے مسلمان ہونے کی وجہ پوچھی فرمایا اے
ابو عبیدہؓ واقعہ یہ ہے کہ میں کل اس امر میں متفکر تھا کہ آپ لوگ ہمارے قلعہ تک
کیسے پہنچ گئے؟ کیوں کہ ہمارے نزدیک کوئی قوم عرب سے زیادہ ضعیف نہیں

Marfat.com

سمجھی جاتی۔ اسی فکر میں میری آنکھ لگ گئی۔ خواب میں کیا دیکھتا ہوں کہ ایک شخص تشریف فرما ہیں کہ اُن کا چہرہ چاند سے زیادہ روشن اور ان کی خوشبو مشک سے زیادہ بہتر ہے میں نے لوگوں سے پوچھا یہ کون ہیں؟ لوگوں نے کہا یہ محمد رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم) ہیں میں نے ان سے عرض کیا کہ اگر آپ نبی برحق ہیں تو دعا کیجئے کہ مجھ کو عربی آجائے حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اے یوقنا میں محمد اللہ کا رسول ہوں عیسٰی علیہ السلام نے میری ہی بشارت دی ہے۔ میں آخری نبی ہوں، میرے بعد کوئی نبی نہ ہوگا۔ پڑھو لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللہِ۔ یہ سنتے ہی میں کلمہ پڑھ کر مشرف باسلام ہو گیا اور حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے ہاتھ پر بوسہ دیا۔ جب بیدار ہوا تو میرے منہ سے کستوری سے بہتر خوشبو آرہی تھی، اور مجھے عربی بھی آگئی تھی۔ اے ابو عبیدہؓ جسطرح میں ابتک اطاعتِ شیطان میں جنگ کرتا تھا، اب خدا کی راہ میں کرونگا۔ یہانتک کہ اپنے بھائی یوحنا سے جا ملوں۔ اب میرے دل میں اللہ و رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے سوا کسی کی محبت باقی نہیں ہے۔ ملخصاً (فتوح الشام، ناسخ التواریخ)

دیکھیے حضرت کعب بن ضمرہ رضی اللہ عنہ نے جب دیکھا کہ کفار کی بیشمار فوج کے مقابلے میں مسلمانوں کا سر برآ ہونا دشوار ہے تو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارا کہ جلد مدد فرمائیے، اور اسکا ظہور بھی اس طور پر ہوا کہ مسلمانوں کو فتح ہوئی اور فتح بھی کیسی کہ خود بادشاہِ فریق مخالف مسلمان ہو کر اسلامی فوج کا ایک سپاہی اور خادم اسلام بن گیا۔

یہاں یہ بات یاد رہے کہ صرف حضرت کعبؓ ہی نے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو

Marfat.com

نہیں پکارا، بلکہ یہ صحابہ کرام کا عام دستور تھا کہ سختی اور مصیبت کے وقت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارتے، اور مدد طلب کرتے اور اس کا مشاہدہ کرتے۔

حضرت خالد بن ولید رضی اللہ عنہ کا مقابلہ جب مسیلمہ کذاب سے ہوا تو اس وقت مسیلمہ کذاب کے ساتھ ساٹھ ہزار فوج تھی اور مسلمان بہت ہی کم تھے اس جنگ میں مسلمانوں نے ایسی مصیبتیں اور سختیاں جھیلیں کہ پاؤں اُکھڑ گئے۔ جب حضرت خالدؓ اور ان کے رفقاء نے جو ثابت قدم تھے دیکھا کہ حالت نہایت نازک ہے تو ثُمَّ نَادٰی بِشِعَارِ الْمُسْلِمِیْنَ وَکَانَ شِعَارُھُمْ یَوْمَئِذٍ یَا مُحَمَّدَاہُ۔

(البدایہ والنھایہ صـ۳۲۴/۶ ابن اثیر صـ۱۵۲/۲ طبری صـ۲۵/۳)

ترجمہ:۔ پھر انھوں نے مسلمانوں کے شعار کے مطابق ندا کی اور اس دن اُن کا شعار یہ ندا تھی یَا مُحَمَّدَاہُ۔

چنانچہ ہر صحابی کی زبان پر یَا مُحَمَّدَاہُ یَا مُحَمَّدَاہُ جاری تھا جس کا اثر یہ ہوا کہ مسیلمہ کذاب ہلاک ہو کر واصل بجہنم ہوا اور اس کی فوج کو شکست ہوئی۔ دیکھیے اس جنگ میں کل صحابہ ہی تھے کیونکہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات شریف کے ساتھ ہی یہ جنگ ہوئی۔ ثابت ہوا کہ جنگ میں یَا مُحَمَّدَاہُ کہنا شعارِ صحابہ تھا

جنگ یرموک میں کفار کی فوج پانچ لاکھ کے قریب تھی اور مسلمانوں کی صرف ستائیس ہزار[۲۷] ان میں ایک سو وہ صحابی بھی تھے جو بدری تھے چونکہ مسلمانوں کی تعداد بہت کم تھی اسی وجہ سے بار بار ہزیمت ہوئی اور سخت مشکلات کا سامنا کرنا پڑا چنانچہ

Marfat.com

ایکبار فوج کے اس حصہ کو ہزیمت ہوئی جس میں حضرت ابو سفیان رضی اللہ عنہ تھے اور ان کا گزر عورتوں پر ہوا۔ ہندہ جو ابو سفیان کی بیوی تھیں، انھوں نے خیمے کا ستون لیا اور ابو سفیان رضی اللہ عنہ کے گھوڑے کے منہ پر مار کر ابو سفیان رضؓ سے کہا "اے صخر حرب کے بیٹے کہاں بھاگ رہے ہو یہ وقت جان فدا کرنے کا ہے، تاکہ اس کا بدلہ ہو جائے جو رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے مقابلہ میں تم کفار کو برانگیختہ کیا کرتے تھے۔ چنانچہ وہ مع فوج شکستہ پھرے اور کفار پر حملہ کیا اور دوسری طرف سے حضرت خلد بن ولید نے بھی سخت حملہ کیا۔ اس وقت سب کی زبان پر یا محمد یا منصور امتک جاری تھا یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے فتحمند اپنی امت کی خبر لیجیے۔ خبر لیجیے (ناسخ التواریخ و واقدی)

غور کیجیے کہ جب صحابہ اور تابعین جن کی تعداد کفار کے مقابلہ میں بہت ہی کم تھی اور وہ چار پانچ لاکھ کے مقابلے میں ہوں گے تو کیسا سخت وقت ہوگا اور انھوں نے اس حالت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو پکار کر استمداد کی اس سے ظاہر ہے کہ وہ اس ندا کو عین صواب سمجھتے تھے۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ جب اہلِ اسلام بھینہا کا محاصرہ کئے ہوئے تھے تو ایک رات وہاں کے بادشاہ نے ایسے شبخون مارا کہ اہلِ اسلام غفلت میں تھے، کوئی سنبھلنے بھی نہ پایا تھا کہ کفار کی فوج کثیر نے خوں ریزی شروع کر دی۔ صحابہ کا بیان ہے کہ وہ رات ایسی پر آشوب اور مصیبت کی تھی کہ ایسی ہم نے

Marfat.com

کبھی نہیں دیکھی اس حالتِ اضطرار میں سب کی زبان پر یَا مُحَمَّدُ یا مُحَمَّدُ یَا نَصْرَ اللّٰهِ اِنْزِلْ جاری تھا۔

واقدی رحمۃ اللہ علیہ نے ایک اور اسی قسم کا واقعہ نقل فرمایا ہے کہ ایک رات بطلیموس دس ہزار سوار لے کر قلعہ سے باہر نکلا اور نہایت سرعت سے اہلِ اسلام پر شبخوں مارا جس سے لوگ سخت پریشان ہوئے اور ایک ہنگامہ برپا ہو گیا حضرت خالد رضی اللہ عنہ نے گڑبڑ سنتے ہی پکار کر کہا۔ وَاغَوْثَاهُ وَامُحَمَّدَاهُ وَاسلَامَاهُ کِیْدَ قَوْمِیْ وَرَبِّ الْکَعْبَۃِ یعنی اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم! بخدا میری قوم کے ساتھ مکر کیا گیا ہے، فریاد رسی کیجئے تاکہ یہ سلامت رہیں!

حضرت ابو عبیدہؓ نے میسرہ بن مسروق کو چار ہزار سپاہیوں کا امیر مقرر کر کے دروب کی طرف روانہ فرمایا، ہرقل کو معلوم ہوا کہ مسلمانوں نے ادھر کا قصد کیا ہے تیس ہزار کا لشکر مقابلہ کیلئے روانہ کر دیا۔ جب وہ قریب پہنچا تو میسرہ امیرِ لشکر اسلام متفکر ہوئے حضرت عبداللہ بن خذافہ نے سبب دریافت کیا، کہا مجھے اپنی ذات کا کچھ فکر نہیں خوف ہے تو یہ کہ مسلمان کم ہیں اور کفار زیادہ، پس مقابلہ کس طرح کیا جائے؟ حضرت خذافہ نے کہا اے امیر ہم لوگ کبھی موت سے نہیں ڈرے ہم نے تو اپنی جانیں اللہ کی راہ میں وقف کر دی ہیں، چنانچہ لشکر کفار مقابلہ میں آگیا اور ان میں سے ایک شخص نے آگے بڑھ کر کہا اے اہل عرب معلوم ہوتا ہے کہ تمہیں موت یہاں گھیر لائی ہے بہتر ہے کہ تم اپنے تئیں ہمارے حوالے کر دو تاکہ تمہیں قید کر کے

Marfat.com

ہرقل کے پاس بھیجدیں، ورنہ تم میں سے ایک کو بھی زندہ نہ چھوڑیں گے یہ سنکر ابوالہول دامس رضی نے آگے بڑھکر اسکو قتل کر ڈالا اور گھمسان کی لڑائی ہوئی اس وقت دامس رضی کی ہمراہی میں ایک ہزار اشخاص تھے .جو یَا مُحَمَّدَ اھٗ یَا مُحَمَّدُ کہتے ہوئے حملہ کرتے تھے ملخصاً۔ (ناسخ التواریخ وتاریخ واقدی)

کیا فرماتے ہیں وہ مولوی صاحبان ان حضرات صحابہ وتابعین کے بارے میں جنھوں نے مصیبت کے وقت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارا اور مدد مانگی کیا یہ حضرات مشرک تھے ؟ نعوذ باللہ !

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت میں قحط پڑ گیا یعنی ایک عرصہ تک بارش نہ ہوئی تو ایک آدمی نے حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے روضۂ انور پر حاضر ہوکر عرض کی

یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِسْتَسْقِ اللّٰہَ لِاُمَّتِكَ فَاِنَّھُمْ قَدْ ھَلَكُوْا فَاَتَاہُ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ فِی الْمَنَامِ فَقَالَ اَیْتَ عُمَرَ فَاَقْرِہُ مِنِّی السَّلَامَ وَاَخْبِرْھُمْ اِنَّھُمْ مسقون۔

یا رسول اللہ! اپنی امت کے لئے اللہ سے بارش مانگئے ورنہ وہ ہلاک ہوجائیگی. بس حضور صلے اللہ علیہ وسلم اس شخص کو خواب میں ملے اور فرمایا عمر فاروق کے پاس جا اور انکو میرا سلام کہہ اور ان کو بارش کی بشارت دے۔

(البدایہ والنھایہ صفحہ ۹۲)

Marfat.com

اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد ۱۸ھ میں پھر قحط پڑا۔ جسے عام الرمادہ کہتے ہیں۔ اس قحط میں حضرت بلال ابن الحارث مزنی رضؓ سے انکی قوم بنی مزنیہ نے درخواست کی ہم مرے جاتے ہیں کوئی بکری ذبح کیجیے فرمایا بکریوں میں کچھ نہیں رہا ہے، انھوں نے اصرار کیا، آخر بکری ذبح کی گئی اور کھال کھینچی تو نری سُرخ ہڈی نکلی، یہ دیکھ کر حضرت بلالؓ نے

فَنَادٰی یَا مُحَمَّدَاہُ فَاُرِیَ فِی الْمَنَامِ	ندا کی یا محمداہ! حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم
اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ	خواب میں تشریف لائے اور بشارت دی۔
اَتَاہُ فَقَالَ اَبْشِرْ	

(ابن اثیر صـ۲۳۵ـ۲) البدایہ والنھایہ صـ۹۱ـ۷

امام المحدثین علامہ جلال الدین سیوطی اور علامہ ابن جوزی رحمۃ اللہ علیہما فرماتے ہیں کہ ملک شام میں تین بھائی مجاہد کہ راہِ خدا میں جہاد کیا کرتے تھے

فَاَسَرَھُمُ الرُّوْمُ مَرَّۃً فَقَالَ	ایک دفعہ رومیوں نے انھیں گرفتار کرلیا،
لَھُمُ الْمَلِكُ اِنِّیْ اَجْعَلُ فِیْکُمُ	بادشاہ نے ان سے کہا کہ میں تمہیں ملک
الْمُلْكَ وَاُزَوِّجُکُمْ بَنَاتِیْ وَتَدْخُلُوْنَ	دونگا اپنی بیٹیوں سے تمہاری شادی کردونگا
فِیْ دِیْنِ النَّصْرَانِیَّۃِ فَاَبَوْا وَقَالُوْا	تم لوگ نصرانی ہوجاؤ، انھوں نے انکار کیا
یَا مُحَمَّدَاہُ فَاَمَرَ الْمَلِكُ بِثَلَاثَۃِ	اور پکارا یا مُحَمَّدَاہُ بادشاہ کے حکم
قُدُوْرٍ فَصُبَّ فِیْھَا الزَّیْتُ اُوْقِدَ	سے تین دیگیں آگ پر رکھ دی گئیں اور ان

Marfat.com

تَحْتَهَا ثَلَاثَةَ اَيَّامٍ يُعْرِضُوْنَ
فِيْ كُلِّ يَوْمٍ عَلٰى تِلْكَ الْقُدُوْرِ
يُدْعَوْنَ اِلٰى دِيْنِ النَّصْرَانِيَّةِ
فَيَاْبَوْنَ فَاُلْقِيَ الْاَكْبَرُ
فِي الْقِدْرِ ثُمَّ اُدْنِيَ
الْاَصْغَرُ فَجَعَلَ يَفْتِنُهٗ
عَنْ دِيْنِهٖ بِكُلِّ اَمْرٍ
فَقَامَ اِلَيْهِ عِلْجٌ فَقَالَ
اَيُّهَا الْمَلِكُ اَنَا اَفْتِنُهٗ
عَنْ دِيْنِهٖ قَالَ بِمَاذَا؟
قَالَ قَدْ عَلِمْتُ اَنَّ الْعَرَبَ
اَسْرَعُ شَيْءٍ اِلَى النِّسَآءِ
وَلَيْسَ فِي الرُّوْمِ اَجْمَلُ
مِنْ اِبْنَتِيْ فَادْفَعْهُ
اِلَيَّ حَتّٰى اُخَلِّيَهٗ
مَعَهَا فَاِنَّهَا سَتَفْتِنُهٗ
تَضْرِبُ لَهٗ اَجَلًا

ان میں روغن زیتون ڈالا گیا، جو تین دن
تک کھولتا رہا اور انھیں روزانہ وہ
دکھایا جاتا اور نصرانیت کی دعوت دی جاتی
اور وہ انکار کرتے اس پر پہلے بڑا بھائی اس
کھولتے ہوئے تیل میں ڈالا گیا، پھر دوسرا
بھی ڈال دیا گیا، تیسرا جو چھوٹا تھا وہ بھی
قریب لایا گیا تو اسکو بادشاہ نے دین سے
منحرف کرنے کی ہر طرح کوشش کی اس پر
ایک درباری نے عرض کیا اے بادشاہ
اس کو میں اپنی تدبیر کے ساتھ دین
سے منحرف کرلوں گا۔ بادشاہ نے پوچھا
کس طرح؟ کہا میں جانتا ہوں کہ
عرب عورتوں کی طرف جلد مائل ہوجاتے ہیں
اور روم میں میری بیٹی سے بڑھ کر کوئی
حسین نہیں ہے اس کو میرے حوالے کردیجیے
تاکہ میں اس کو اس کے ساتھ چھوڑ دوں،
وہ اس کو بہکائے گی چالیس دنوں کی

Marfat.com

أَرْبَعِيْنَ يَوْمًا
وَدَفَعَهٗ إِلَيْهِ
فَجَاءَ بِهٖ فَأَدْخَلَهٗ
مَعَ ابْنَتِهٖ وَأَخْبَرَهَا
بِالْأَمْرِ فَقَالَتْ لَهٗ دَعْهُ
فَقَدْ كَفَيْتُكَ أَمْرَهٗ فَقَامَ
مَعَهَا نَهَارَهٗ صَائِمٌ وَلَيْلَهٗ
قَائِمٌ حَتّٰى مَضٰى أَكْثَرُ
الْأَجَلِ فَقَالَ الْعِلْجُ لِابْنَتِهٖ
مَاصَنَعْتِ؟ قَالَتْ مَاصَنَعْتُ
شَيْئًا إِهٰذَا رَجُلٌ فَقَدَ ا
أَخَوَاهُ فِيْ هٰذِهِ الْبَلْدَةِ
فَأَخَافُ أَنْ تَكُوْنَ إِمْتِنَاعُهٗ
مِنْ أَجْلِهَا كُلَّمَا رَأٰى آثَارَ
هُمَا وَلٰكِنْ إِسْتَزِدِ الْمَلِكَ
فِي الْأَجَلِ وَالْقِنِيْ إِيَّاهُ
إِلٰى بَلَدٍ غَيْرِ هٰذَا فَزَادَهٗ

میعاد مقرر کر کے بادشاہ نے اس کو درباری
کے سپرد کیا، وہ اس کو اپنے مکان پر لایا۔
اور اپنی بیٹی کے ساتھ رکھا اور اس
واقعے کی اطلاع دی، لڑکی نے کہا تم
بے فکر رہو یہ میرا کام ہے، اب وہ مجاہد
شامی دن بھر روزہ رکھتے اور تمام شب
عبادت کرتے (اور اسکی طرف) نظر نہ
کرتے یہاں تک کہ میعاد ختم ہوگئی۔ اب
اس درباری نے اپنی بیٹی سے دریافت
کیا کہ تو نے کیا کیا؟ اس نے کہا کچھ نہیں
اس کی وجہ یہ ہے کہ چونکہ اس کے دو
بھائی اس شہر میں مارے گئے ہیں میرا
گمان ہے کہ یہ ان کے صدمے کی وجہ
سے باز رہے، اس لئے مناسب ہے کہ
بادشاہ سے اس میعاد میں توسیع کرائی
جائے اور مجھے اور اس کو کسی دوسرے
شہر میں بھیجدیا جائے۔ چنانچہ ایسا ہی

Marfat.com

أَيَّامًا فَأَخْرَجَهُمَا إِلَى
قَرْيَةٍ أُخْرَى فَمَكَثَتْ
عَلَى ذَالِكَ أَيَّامًا صَائِمَ
النَّهَارِ حَتَّى إِذَا بَقِيَ مِنَ
الْأَجَلِ أَيَّامٌ قَالَتْ لَهُ الْجَارِيَةُ
لَيْلَةً يَا هٰذَا إِنِّي أَرَاكَ
تُقَدِّسُ رَبًّا عَظِيمًا وَإِنِّي
قَدْ دَخَلْتُ مَعَكَ فِي دِينِكَ
وَتَرَكْتُ دِينَ آبَائِي قَالَ لَهَا
فَكَيْفَ الْحِيلَةُ فِي الْهَرَبِ
قَالَتْ أَنَا أَحْتَالُ لَكَ وَجَاءَتْهُ
بِدَابَّةٍ فَرَكِبَاهَا فَكَانَا
يَسِيرَانِ بِاللَّيْلِ وَيَكْتُمَانِ
بِالنَّهَارِ فَبَيْنَمَا هُمَا يَسِيرَانِ
لَيْلَةً إِذْ سَمِعَا وَقْعَ الْخَيْلِ فَإِذَا هُوَ
بِأَخَوَيْهِ وَمَعَهُمَا مَلَائِكَةٌ رُسُلٌ إِلَيْهِ
فَسَلَّمَ عَلَيْهِمَا وَسَأَلَهُمَا عَنْ حَالِهِمَا

کیا گیا۔ لیکن اس شامی مجاہد کی حالت وہاں بھی وہی رہی دن بھر کا روزہ اور ساری شب کی عبادت یہاں تک کہ یہ دوسری میعاد بھی ختم ہونے کے قریب پہنچی، تو ایک شب اس لڑکی نے کہا اے شخص میں تجھے رب عظیم کی تقدیس و اطاعت میں مشغول دیکھتی ہوں، اس سے میرے دل پر یہ اثر ہوا ہے کہ میں نے اپنا آبائی دین ترک کر کے تیرا دین اختیار کر لیا ہے، اس کے بعد اب دونوں مشورہ کر کے وہاں سے ایک سواری پر بھاگ نکلے۔ دن کو چھپے رہتے رات کو سفر کرتے ایک شب یہ دونوں جا رہے تھے کہ گھوڑوں کے آنے کی آواز آئی دیکھا تو وہ سوار شامی کے وہی دونوں بھائی تھے جن کو تیل میں ڈال دیا گیا تھا اور ان کے ساتھ فرشتوں کی ایک جماعت تھی شامی نے ان دونوں کو سلام کیا

Marfat.com

فَقَالَا مَا كَانَتْ اِلَّا الْغَطْسَةَ الَّتِيْ رَأَيْتَ حَتّٰى خَرَجْنَا فِي الْفِرْدَوْسِ وَاَنَّ اللّٰهَ اَرْسَلَنَا اِلَيْكَ لِنَشْهَدَ تَزْوِيْجَكَ بِهٰذِهِ الْفَتَاةِ فَزَوَّجُوْهُ اِيَّاهَا وَرَجَعُوْا

(عیون الحکایات و شرح الصدور صہ ۸۹)

اور ان کا حال دریافت کیا تو وہ کہنے لگے کہ وہ ایک غوطہ ہی تھا جو تم نے دیکھا کہ ہم نے کھولتے تیل میں مارا اسکے بعد ہم جنۃ الفردوس میں جانکلے، اب اللہ تعالیٰ نے ہمیں تمہارے پاس بھیجا ہے تاکہ اس صالحہ لڑکی سے تمہاری شادی کر دیں، چنانچہ دونوں کی شادی کرکے وہ واپس ہوگئے۔

امام ابن جوزیؒ فرماتے ہیں کَانُوْا مَشْهُوْرِيْنَ بِذَالِكَ مَعْرُوْفِيْنَ بِالشَّامِ فِي الزَّمَنِ الْاَوَّلِ۔ یعنی یہ حضرات زمانہ سلف میں شام میں رہتے تھے اور ان کا یہ واقعہ مشہور و معروف ہے۔ پھر فرمایا شعراء نے ان کی منقبت میں قصائد لکھے اور یہ واقعہ شہر طرطوس کی آبادی سے پہلے کا ہے اور طرطوس دارالسلام کی سرحد کا شہر ہے جسے خلیفہ ہارون الرشید نے آباد کیا تھا۔ ہارون الرشید کا زمانہ تابعین و تبع تابعین کا زمانہ تھا، تو یہ تینوں حضرات اگر تابعی نہ تھے، تو تبع تابعین ضرور تھے۔

اگر تکلیف و مصیبت کے وقت حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو پکارنا شرک ہے تو مشرک کی شہادت و مغفرت کیسی؟ اور جنۃ الفردوس میں جانا کیا معنی؟ اور انکے

Marfat.com

ساتھ شادی میں فرشتوں کا بھیجنا کیونکر مقبول، اور ان دیگر اماموں نے اس روایت کو کیوں کر قبول کیا، اور ان کی شہادت و مغفرت اور ولایت کیوں کر مسلم رکھی؟

میدانِ کربلا میں جب ظالموں نے سیدنا حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شہید کر دیا تو آپ کی بہن حضرت سیدہ زینب رضی اللہ عنہا نے آپکی لاش مبارک کو خاک و خون میں پڑے ہوئے دیکھ کر روتے ہوئے حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یوں پکارا

یَا مُحَمَّدَاہ یَا مُحَمَّدَاہ صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ وَمَلَکُ السَّمَاءِ۔ ھٰذَا الْحُسَیْنُ بِالْعَرَاءِ مُزَمَّلٌ بِالدِّمَاءِ۔ مُقَطَّعُ الْاَعْضَاءِ یَا مُحَمَّدَاہ وَبَنَاتُکَ سَبَایَا وَذُرِّیَّتُکَ مُقَتَّلَۃٌ تَسْفِیْ عَلَیْھَا الصَّبَا۔

(البدایہ والنھایہ ص ۱۹۳/۸)

یا محمداہ۔ یا محمداہ۔ آپ پر اللہ کا اور آسمان کے فرشتوں کا درود ہو یہ حسین بے گور و کفن پڑے ہیں خون میں لت پت اعضا کٹے ہوئے ہیں۔ یا محمداہ! آپکی بیٹیاں قیدی ہیں اور آپکی اولاد کو قتل کر دیا گیا ہے ہوا انپر خاک ڈال رہی ہے۔

سیدنا امام زین العابدین رضی اللہ عنہ نے دربار رسالت میں یوں فریاد کی ؎

یَا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ اَدْرِکْ لِزَیْنِ الْعَابِدِیْنَ
مَحْبُوْسُ اَیْدِ الظَّالِمِیْنَ فِیْ مَوْکَبِ الْمُزْدَحِمِ

اے رحمت للعالمین زین العابدین کی مدد کو پہنچو
اس اژدہام میں وہ ظالموں کے ہاتھ میں قید ہے

امام اعظم ابوحنیفہؒ دربار رسالت میں یوں التجا کرتے ہیں ؎

یَا اَکْرَمَ الثَّقَلَیْنِ یَا کَنْزَ الْوَرٰی
جُدْ لِیْ بِجُوْدِکَ وَاَرْضِنِیْ بِرِضَا[illegible]

Marfat.com

اَنَا طَامِعٌ بِالْجُوْدِ مِنْكَ وَلَمْ یَکُنْ لِاَبِیْ حَنِیْفَۃَ فِی الْاَنَامِ سِوَاکَ

(مجموعۃ القصائد صـ۴۲ مطبوعہ مجتبائی دھلی)

اے ساری مخلوقات سے بزرگ ترین! اے نعمتِ الٰہی کے خزانے! اپنی سخاوت سے مجھے بھی عطا فرمایئے اور اپنی رضا سے مجھے بھی پسند فرمایئے میں آپکی سخاوت کا طمع کرنیوالا ہوں کیونکہ سوائے آپؐ کے تمام مخلوق میں ابوحنیفہ کا کوئی حامی و مددگار نہیں۔

حضرت ابوالحسن امام شرف الدین بوصیری رحمۃ اللہ علیہ مرض فالج میں مبتلا تھے اور انتہائی شدّتِ مرض کی حالت میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو یوں پکاراؐ

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَالِیْ مَنْ اَلُوْذُ بِہٖ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمِمِ

اے بہترین خلق! آپکے سوا میرا کوئی نہیں کہ مصیبتِ عامہ کے وقت جسکی پناہ لوں! مہربانی فرماؤ! چنانچہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے مہربانی فرمائی، خواب میں تشریف لاکر دستِ رحمت پھیرا بیماری دور ہوگئی۔

(قصیدہ بردہ شریف)

سیدی عارف باللہ حضرت مولانا جامیؒ یوں فریاد کرتے ہیں ؎

زمہجوری برآمد جانِ عالم ترحم یا نبی اللہ ترحم
نہ آخر رحمۃ للعالمینی زمہجوراں چرا فارغ نشینی

(زلیخا)

جدائی سے عالم کی جان نکل رہی ہے، یارسول اللہ رحم فرمایئے!

Marfat.com

کیا آپ رحمۃ للعالمین نہیں ہیں۔ پھر ہم مجبوروں سے فارغ کیوں ہو بیٹھے ؟

شمس العارفین حضرت شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

یا رسول اللہ حبیبِ خالقِ یکتا توئی
برگزیدہ ذوالجلالِ پاک بے ہمتا توئی

یا رسول اللہ تو دانی امتانت عاجز اند
عاجزاں را رہنما و جملہ را ماوٰی توئی

یا رسول اللہ خالقِ ذوالجلال کے برگزیدہ لاثانی حبیب ایک صرف آپ ہی ہیں، یا رسول اللہ آپ جانتے ہیں کہ آپ کی اُمت عاجز ہے، ان عاجزوں کے رہنما اور سب کو پناہ دینے والے بھی آپ ہی ہیں۔

حضرت سیدی شاہ ابوالمعالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

گر نہ بودے یا رسول اللہ ذاتِ پاکِ تو
ہیچ پیغمبر نہ بردے دولتِ پیغمبری

یا رسول اللہ اگر آپ کی ذاتِ پاک نہ ہوتی
تو کوئی پیغمبر دولتِ پیغمبری سے سرفراز نہ ہوتا۔

حضرت سعدی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں ؎

چہ وصفت کند سعدیؔ ناتمام
علیک الصلوٰۃ اے نبی والسلام

سعدی ناتمام آپ کے اوصاف کیا بیان کر سکتا ہے، یا رسول اللہ آپ پر صلوٰۃ و سلام ہو۔

علامہ امام حافظ ابنِ حجر عسقلانی صاحب فتح الباری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

یَا سَیِّدِیْ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ قَدْ شَرُفَتْ

Marfat.com

قَصَائِدِیْ بِمَدْحِ نَبِیِّکَ قَدْ رُصِفَا

اے میرے سردار۔ اے اللہ کے رسول۔ آپ کی مدح و ثنا سے میرے قصیدے عمدہ اور شرف والے ہو گئے۔

مَدَحْتُكَ الْیَوْمَ اَرْجُوْا الْفَضْلَ مِنْكَ غَدًا

مِنَ الشَّفَاعَةِ فَالْحَظْنِیْ بِهَا طَرَفَا

میں نے آج آپ کی مدح کی ہے اور کل قیامت کے دن میں آپ سے احسان اور شفاعت کا امیدوار ہوں تو میری طرف نگاہِ کرم رکھئے گا۔

بِبَابِ جُوْدِكَ عَبْدٌ مُّذْنِبٌ كَلِفٌ

یَا اَحْسَنَ النَّاسِ وَجْهًا مُشْرِقًا وَّقَفَا

آپکی سخاوت کے دروازے پر ایک گنہگار عاشق زار بندہ کھڑا ہے اے سب لوگوں سے زیادہ حسین روشن چہرے والے۔

بِكُمْ تَوَسَّلَ یَرْجُوْا الْعَفْوَ عَنْ زَلَلٍ

مِنْ خَوْفِهٖ جَفْنُهُ الْهَامِیْ لَقَدْ ذَرَفَا

اس بندہ نے آپ کے ساتھ توسل کر کے گناہوں کی بخشش کی امید کی ہے (وہ گناہ) جن کے خوف سے اس کی پلکوں سے آنسو بہہ رہے ہیں

(المجموعۃ النبھانیہ فی المدائح النبویۃ ص ۵۸ ج ۲)

امام الاولیاء سیدی ابو مدین المغربی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

Marfat.com

فَهُوَ النَّبِیُّ مُحَمَّدٌ وَهُوَ الَّذِیْ
تُرْجٰی شَفَاعَتُہٗ غَدًا فِی الْمَوْقِفِ

یہ نبی محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہیں اور یہ وہ ہیں جنکی کل قیامت کے دن میں شفاعت کی امید ہے۔

یَا خَیْرَ مَبْعُوْثٍ وَّاَکْرَمَ شَافِعٍ
کُنْ مُنْقِذِیْ مِنْ ھَوْلِ یَوْمٍ مُّوْجِفٍ

اے بہترین رسول اور بزرگ شفاعت کرنے والے۔ آپ مجھے قیامت کے دن کی ہولناکیوں سے بچائیں۔

صَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا خَیْرَ الْوَرٰی
مَا لَاحَ بَرْقٌ فِی السَّمَاءِ وَمَا خَفِیْ

اے ساری مخلوقات سے بہتر آپ پر اللہ تعالےٰ کا درود ہو جب تک کہ آسمان میں بجلی چمکے اور چھپے۔

(المجموعۃ النبھانیہ ص ۲۸۰/۲)

حضرت مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ؎

بہر صورت کہ باشد یارسول اللہ کرم فرما
بلطفِ خود سروساماں جمع بے سرو پاکن

یارسول اللہ ہر حال میں ہم پر کرم فرمایئے ہم بے سروسامان ہیں ہمارا سروسامان آپ کا لطف و کرم ہی ہے۔

Marfat.com

حضرت مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

وَصَلّٰی عَلَیْکَ اللّٰہُ یَا خَیْرَ خَلْقِہٖ
وَیَا خَیْرَ مَامُوْلٍ وَّیَا خَیْرَ وَاھِبٖ

اے بہترینِ کائنات آپ پر اللہ کا درود ہو اے بہترین امیدگاہ اور بہترین عطا فرمانے والے

وَیَا خَیْرَ مَنْ یُّرْجٰی لِکَشْفِ رَزِیَّۃٍ
وَمَنْ جُوْدُہٗ فَاقَ جُوْدَ السَّحَائِبٖ

اور اے وہ بہترین جس سے سختی و مصیبت دفع ہونے کی امید کی جاتی ہے، اور اے وہ کہ جسکی سخاوت برسنے والے بادلوں سے بہت زیادہ ہے۔

وَاَنْتَ مُجِیْرٌ مِّنْ ھُجُوْمِ مُلِمَّۃٍ
اِذَا اَنْشَبَتْ فِی الْقَلْبِ شَرَّ الْمَخَالِبٖ

اور آپ سختی کے حملوں سے پناہ دینے والے ہیں جب کہ بدترین مصیبتیں آپڑیں۔

(اطیب النغم فی مدح سید العرب والعجم)

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز محدث دہلویؒ فرماتے ہیں ؎

یَا صَاحِبَ الْجَمَالِ وَیَا سَیِّدَ الْبَشَرْ
مِنْ وَّجْھِکَ الْمُنِیْرِ لَقَدْ نُوِّرَ الْقَمَرْ
لَا یُمْکِنُ الثَّنَاءُ کَمَا کَانَ حَقُّہٗ
بعد از خدا بزرگ توئی قصہ مختصر

Marfat.com

اے حسن وجمال والے اور اے بشروں کے سردار بیشک چاند آپکے چہرہ کے نور سے منور ہے جیسا کہ آپکی صفت وثنا کرنے کا حق ہے۔ ممکن ہی نہیں کہ ہو سکے سوائے اسکے اور کیا کہیں کہ خدا تعالیٰ کے بعد ساری مخلوق سے برتر آپکی ذات ہے۔

(تفسیر عزیزی پارۂ عم سورۃ والضحیٰ)

حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکی گلزار معرفت میں فرماتے ہیں

شفیعِ عاصیاں تم ہو وسیلہ بیکساں تم ہو
تمہیں چھوڑ اب کدھر جاؤں بتاؤ یارسول اللہ

جہاز امت کا حق نے کر دیا ہے آپکے ہاتھوں
بس اب چاہو ڈباؤ یا تراؤ یارسول اللہ

پھنسا کر اپنے دامِ عشق میں امداد عاجز کو
بس اب قیدِ دو عالم سے چھڑاؤ یارسول اللہ

اور یہی حاجی صاحب مناجات نالۂ امداد غریب میں فرماتے ہیں ؎

یا محمد مصطفیٰ فریاد ہے
اے حبیب کبریا فریاد ہے

سخت مشکل میں پھنسا ہوں آجکل
اے مرے مشکلکشا فریاد ہے

مولوی محمد قاسم صاحب بانیِ دارالعلوم دیوبند فرماتے ہیں ؎

کروڑوں جرموں کے آگے یہ نام کا اسلام
کرے گا یا نبی اللہ میرے پہ کیا پکار

مدد کر اے کرم احمدی کہ تیرے سوا
نہیں ہے قاسمِ بیکس کا کوئی حامی کار

(قصائدِ قاسمی ص ۶)

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی فرماتے ہیں ؎

یا شفیعَ العبادِ خُذ بیدی
اَنتَ فی الاضطرارِ معتمدی

Marfat.com

اے بندوں کی شفاعت کرنے والے میری دستگیری فرمایئے آپ مشکلات میں میری آخری امید گاہ ہیں۔

لَیۡسَ لِیۡ مَلۡجَاءَ سِوَاكَ اَغِثۡ مَسَّنِیَ الضُّرُّ سَیِّدِیۡ وَسَنَدِیۡ

آپ کے سوا میرا کوئی ملجا و ماویٰ نہیں، اے میرے آقا میری فریاد سنئے میں تکلیف میں مبتلا ہوں

غَشَّنِیَ الدَّھۡرُ یَا بۡنَ عَبۡدِ اللّٰہِ کُنۡ مُغِیۡثًا فَاَنۡتَ لِیۡ مَدَدِیۡ

زمانے کی مصیبتوں نے مجھ کو گھیر لیا ہے اے ابن عبداللہ میری فریاد سنئے میری مدد فرمایئے

یَا رَسُوۡلَ الْاِلٰہِ بَابُكَ لِیۡ مِنۡ غَمَامِ الۡغُمُوۡمِ مُلۡتَحَدِیۡ

یا رسول اللہ میں غموں کے بادلوں میں گھرا ہوا ہوں۔ میری پناہ آپ ہی کا دروازہ ہے۔

(نشر الطیب فی ذکر النبی الحبیب)

نواب صدیق حسن خاں بھوپالی غیر مقلدین کے امام فرماتے ہیں

یَا سَیِّدِیۡ یَا عُمۡدَتِیۡ وَوَسِیۡلَتِیۡ یَا عُدَّتِیۡ فِیۡ شِدَّۃٍ وَّرَخَاءٍ

اے میرے سردار، اے میرے سہارے اور میرے وسیلے۔ اے میرے سختی و نرمی کی حالت ساز و سامان۔

یَا مَقۡصَدِیۡ یَا اُسۡوَتِیۡ وَمُعَاضِدِیۡ وَذَرِیۡعَتِیۡ یَا مَرۡصَدِیۡ مَوۡلَائِیۡ

اے میرے مقصد، اے میرے پیشوا اور میرے پروردگار اور میرے ذریعہ اور اے ٹھکانے۔ میرے مولا۔

شَفَعَتۡ جَاھُكَ ضَارِعًا مُتَذَلِّلًا مَالِیۡ وَرَاءَكَ صَارِفَ الضَّرَّاءِ

Marfat.com

میں نے نہایت عاجزی وانکساری سے آپکی عزت وجاہ کو شفیع بنایا کیونکہ میرے لئے آپ کے سوا تکلیف ومصیبت کوئی دفع کرنے والا نہیں

أَنْتَ الْمُغِيْثُ بِرَحْمَةٍ وَكَرَامَةٍ فِيْ غُمَّةٍ وَغَوَائِلٍ وَبَلَاءِ

آپ مددگار ہیں اپنی رحمت وکرامت کے ساتھ ہر سختی اور مشکلات وبلا میں۔

اِنْجَحْ مَرَامِيْ يَا كَرِيْمَ كَرَائِمٍ أَنْتَ الْقَدِيْرُ عَلٰى نِفَاذِ رَجَائِيْ

میرے مقاصد پورے فرمائے بزرگیوں اور کرامتوں والے آپ میری امید کے پورے کرنے پر قادر ہیں۔

مَالِيْ وَرَاءَكَ مُسْتَغَاثٌ فَارْحَمَنْ يَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِيْنَ بُكَائِيْ

آپ کے علاوہ میرا کوئی فریادرس نہیں اے رحمۃ للعالمین میری گریہ وزاری کو دیکھ اور مجھ پر رحم کر۔

يَا أَيُّهَا الشَّمْسُ الرَّفِيْعُ مَكَانُهُ ضَاءَتْ بِنُوْرِكَ سَاحَةُ الثُّرْبَاءِ

اے بلند مقام سورج آپ کے نور سے زمین کے سارے میدان روشن ہوگئے۔

وَلَكَ الشَّفَاعَةُ وَالْمَكَانَةُ فِيْ غَدٍ وَلَأَنْتَ أَكْرَمُ مَعْشَرِ الشُّفَعَاءِ

کل قیامت کے دن آپ کے لئے شفاعت اور عزت ہے اور بیشک آپ سب شفاعت کرنیوالوں میں زیادہ مکرم ہیں

وَرَجَاءُ عَبْدِكَ مِنْ جَنَابِكَ سَيِّدِيْ نَيْلُ الشَّفَاعَةِ زُبْدَةُ الْآلَاءِ

اے میرے سردار آپ کا بندہ آپ کی جناب سے شفاعت کی امید رکھتا ہے جو امیدوں

Marfat.com

کا ماحصل ہے

وَسِوَاكَ مَالِيْ فِي الْقِيَامَةِ شَافِعٌ　　　　أَنْتَ الْمُخَلِّصُ لِيْ مِنَ الْبَأْسَاءِ

آپ کے سوا قیامت میں میرا کوئی شفاعت کرنیوالا نہیں آپ ہی مجھے سختیوں اور مصیبتوں سے بچانے والے ہیں۔

لَا زَالَ مَدْحُكَ بَاقِيًا بَيْنَ الْوَرٰى　　　　مِنْ عَبْدِكَ الْمَصْرُوْفِ فِي الْإِطْرَاءِ

آپ کی مدح وثنا مخلوقات میں ہمیشہ رہے آپ کے اس بندے کی طرف سے جو آپ کی بہت زیادہ تعریف میں مصروف ہے۔

(مآثر صدیقی موسوم بہ سیرت والاجاھی صنہ ۳۰ و ۳۱ قصیدۃ العنبریہ فی مدح خیر البریہ)

دیوبندی وہابی حضرات بتائیں کہ اگر یا رسول اللہ کہنا شرک ہے تو خصوصاً ان کے اکابر حاجی امداد اللہ صاحب، مولوی محمد قاسم صاحب نانوتوی، مولوی اشرف علی تھانوی اور نواب صدیق حسن خاں صاحب بھوپالی جو یا رسول اللہ کہہ رہے ہیں اور آپ سے مدد مانگ رہے ہیں کون ہوں گے؟ ؎

اپنا بیگانہ ذرا پہچان کر

خصوصاً نواب صدیق حسن خاں صاحب نے تو شرک کے انبار لگا دیئے ہیں دیکھیئے اُن کے گیارہ ۱۱ اشعار میں نو مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یا کہہ کے پکارا گیا ہے۔ نیز آپ کو سہارا، وسیلہ، مددگار، دافع البلا، مقاصد

Marfat.com

پورے کرنے والے، امیدوں کے پورے کرنے پر قادر، فریادرس، شفیع، مصیبتوں سے بچانے والے مانا گیا ہے اور سب سے زیادہ مصیبت جان وہابیت پر یہ ڈھائی کہ نواب صاحب نے دو مرتبہ اپنے آپ کو حضور صلے اللہ علیہ وسلم کا بندہ کہا ہے۔ چنانچہ اُن کا شعر نمبر ۹ نو اور آخری شعر دیکھئے۔ غیر مقلدین کے نزدیک یہ سب باتیں شرک ہیں۔ لیکن ان کو مشرک صرف اس لئے نہیں کہیں گے کہ وہ اُن کے اپنے ہیں۔ شرک و بدعت کے فتوے تو دوسروں کے لئے ہیں ؎

کل میاں حجام سب کا مونڈتے پھرتے تھے سر
آج اس کوچہ میں خود اُن کی حجامت ہو گئی

مسلمانوں خوب غور کرو اور خدارا انصاف کرو کہ اگر یارسول اللہ کہنا شرک ہو جیسا کہ دیوبندی وہابی مولوی صاحبان کہتے ہیں تو یہ صحابہ کرام، تابعین، ائمہ۔ اولیاء، علماء جن کا اوپر ذکر ہوا، جو سب کے سب حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یا کہکر پکار رہے اور مدد مانگ رہے ہیں کون ہوں گے؟ کیا ان حضرات کو معلوم نہیں تھا کہ حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو یا کہکر پکارنا اور مدد مانگنا شرک ہے؟ کیا یہ حضرات عالم نہیں تھے اور ان کو شرک کا علم نہیں تھا؟

اب فیصلہ ناظرین پر ہے یا تو آج کل کے ان مولویوں کے فتوے کو صحیح کہکر والی امت، اور امت کے کروڑوں افراد جو یارسول اللہ کہہ رہے ہیں جن میں صحابہ تابعین، تبع تابعین، ائمہ، اولیاء، علماء ہیں کو مشرک مان لیں یا پھر کہدیں کہ

Marfat.com

آج کل کے ان مولویوں کا یہ فتویٰ بالکل غلط ہے۔ اور یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کہنا بلا شک و شبہ جائز ہے۔

۳۔ اب یہ حقیر و فقیر ذیل میں چند روایات ناظرین حضرات کی خدمت میں پیش کرتا ہے جن سے اولیاء اللہ کو پکارنا بھی ثابت ہوتا ہے۔

(وما توفیقی الا باللہ)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ	کہ حضور صلے اللہ علیہ وسلم مدینہ منورہ کی قبرِ
بِقُبُوْرِ الْمَدِيْنَةِ فَاَقْبَلَ بِوَجْهِهٖ فَقَالَ	پر گزرے تو اپنا روئے انور اہلِ قبور کیطرف کر کے
اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ يَا اَهْلَ الْقُبُوْرِ يَغْفِرُ	فرمایا سلام ہو تم پر اے قبروں والو اللہ
اللّٰهُ لَنَا وَلَكُمْ اَنْتُمْ سَلَفُنَا وَنَحْنُ بِالْاَثَرِ	ہمیں اور تمہیں بخشے تم ہمارے پیش رو ہو اور
(ترمذی ص ۱۲۵ ج ۱)	ہم تمہارے پیچھے آنے والے ہیں۔

اس حدیث میں غور کیجیے حضور صلے اللہ علیہ وسلم خود اہلِ قبور کو ندا فرما رہے ہیں اگر مردوں کو یا کہہ کر پکارنا شرک ہے تو کیا حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے شرک کیا معاذ اللہ!

امام المحدثین امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ بروایت بیہقی حضرت فاطمہ خزاعیہ سے نقل فرماتے ہیں۔

وَقَفْنَا عَلٰى قَبْرِهٖ فَقُلْنَا السَّلَامُ عَلَيْكَ	کہ ہم حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کے مزار پر کھڑے اور

Marfat.com

يَا عَمَّ رَسُوْلِ اللّٰهِ فَسَمِعْنَا كَلَامًا رَدَّ عَلَيْنَا وَعَلَيْكُمُ السَّلَامُ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُهٗ (شرح الصدور ص۸۵)

ہم نے عرض کیا اے رسول اللہ کے چچا آپ پر سلام ہو تو ہم نے جواب میں وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ، سُنا۔

اس حدیث سے ثابت ہوا کہ حضرت امیر حمزہ رضی اللہ عنہ کو یا کہہ کر پکارا گیا، تو انھوں نے سن کر جواب بھی دیا۔ کیوں نہ ہو جب کہ خود حضور اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا۔

مَا مِنْ مُّسْلِمٍ يَمُرُّ عَلٰى قَبْرِ اَخِيْهِ كَانَ يَعْرِفُهٗ فِي الدُّنْيَا فَيُسَلِّمُ عَلَيْهِ اِلَّا رَدَّ اللّٰهُ عَلَيْهِ رُوْحَهٗ حَتّٰى يَرُدَّ عَلَيْهِ السَّلَامُ۔

(کتاب الروح ابن قیم ص۴)

کہ کوئی مسلمان ایسا نہیں ہے جو اپنے بھائی کی قبر پر گزرے جس کو وہ دنیا میں پہچانتا تھا اس پر سلام کرے تو اللہ اس کی روح کو اس پر لوٹا دیتا ہے یہاں تک کہ وہ سلام کا جواب دیتا ہے۔

حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جب کسی کا جانور وغیرہ جنگل میں بھاگ جاوے یا کوئی حاجت پیش آوے اور مدد کی ضرورت ہو

فَلْيَقُلْ يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ! يَا عِبَادَ اللّٰهِ اَعِيْنُوْنِيْ۔

(طبرانی حصن حصین)

تو چاہیے کہ یوں کہے اے اللہ کے بندو میری مدد کرو اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔

Marfat.com

راوی فرماتے ہیں وَقَدْ جُرِّبَ ذَالِكَ - یعنی اس امر کو آزمایا بھی گیا ہے اور ملا علی قاری رحمۃ اللہ علیہ اس حدیث کی شرح میں فرماتے ہیں۔

قَالَ بَعْضُ الْعُلَمَاءِ الثِّقَاتِ هٰذَا حَدِیْثٌ حَسَنٌ یُحْتَاجُ اِلَیْهِ الْمُسَافِرُوْنَ وَرُوِیَ عَنِ الْمَشَائِخِ اَنَّهٗ مُجَرَّبٌ مُحَقَّقٌ۔ (الحرز الثمین)

کہ بعض علمار ثقات نے فرمایا کہ یہ حدیث حسن ہے مسافروں کو اس کی بہت حاجت ہے اور مشائخ کرام سے مروی ہے کہ یہ مجرب ہے اس سے حاجت روا ہوتی ہے۔

اسی حدیث کے متعلق خود مخالفین کے امام مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں۔

اور بعض روایات میں جو آیا ہے اَعِیْنُوْنِیْ یَا عِبَادَ اللّٰهِ یعنی اے اللہ کے بندو میری مدد کرو۔ تو وہ فی الواقع کسی میت سے استعانت نہیں ہے بلکہ عباد اللہ جو صحرا میں موجود ہوتے ہیں ان سے طلبِ اعانت ہے کہ حق تعالیٰ نے ان کو اسی کام کے واسطے وہاں مقرر کیا ہے۔

(فتاویٰ رشیدیہ ص ۹۹/۱)

فقیہ اعظم حضرت علامہ شامی رحمۃ اللہ علیہ حنفیوں کے مسلم امام ہیں فرماتے ہیں کہ زیادی نے بیان کیا کہ جب آدمی کی کوئی چیز گم ہو جائے، اور وہ چاہے کہ خدا اس کو واپس لائے، تو ایک بلند جگہ پر قبلہ رو ہو کر فاتحہ پڑھے اور اس کا ثواب حضور صلے اللہ علیہ وسلم کو ہدیہ کر کے سید احمد بن علوان

Marfat.com

رضی اللہ عنہ کو پہنچائے۔

وَیَقُوْلُ یَاسَیِّدِیْ اَحْمَدُ یَا اِبْنَ عَلْوَانَ اِنْ لَمْ تُرَدَّ عَلَیَّ ضَالَّتِیْ وَاِلَّا نَزَعْتُکَ مِنْ دِیْوَانِ الْاَوْلِیَاۤءِ فَاِنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی یَرُدُّ عَلٰی مَنْ قَالَ ذَالِکَ ضَالَّتَہٗ بِبَرَکَتِہٖ اَجْھُوْرِیْ مَعَ زِیَادَۃٍ کَذَا فِیْ حَاشِیَۃِ شَرْحِ الْمُنْھَجِ لِلدَّاؤدِیْ رَحِمَہُ اللّٰہُ

اور کہے یا سیدی احمد یا ابن علوان ! اگر تم نے میری گم شدہ چیز واپس لادی تو خیر، ورنہ میں تمہارا نام دفتر اولیار سے کٹوادوں گا ! اس عمل سے بہ برکت ان ولی اللہ کے اللہ تعالیٰ وہ گمی ہوئی چیز واپس لادے گا۔

(حاشیہ ردالمختار شرح درمختار صـــ۳۵۳ــــ۴)

ان روایات میں چند باتیں قابلِ غور ہیں مشکل کے وقت اولیار اللہ کو پکارنا، ان سے مدد چاہنا، انھیں فاتحہ کا ثواب پہنچانا، کسی کو فاتحہ کا ثواب پہنچانا ہو تو اس کا طریق یہ ہے کہ پہلے حضور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی بارگاہ میں ہدیہ کرے پھر جسے چاہتا ہے ثواب پہنچائے۔

شاہ عبدالعزیز صاحب محدث دہلویؒ نے بستان المحدثین میں حضرت ارفع واعلیٰ امام العلمار سیدالاولیار سیدی احمد زروق مغربی قدس سرّہٗ استاد شمس الدین لقانی وامام شہاب الدین قسطلانی شارح صحیح بخاری کی مدح عظیم لکھی کہ وہ جناب ابدال سبعہ ومحققین صوفیہ میں سے ہیں۔ شریعت وحقیقت کے جامع

Marfat.com

باوصف علومِ باطن ان کی تصانیف علومِ ظاہری میں بھی نافع ومفید وبکثرت ہیں۔ اکابر علماء فخر کرتے تھے کہ ہم ایسے جلیل القدر عارف وعالم کے شاگرد ہیں یہانتک لکھا کہ بالجملہ مرد جلیل القدر یست کہ مرتبۂ کمالِ او فوق الذکر است۔ پھر اس جناب جلالت مآب کے کلام پاک سے دو بیتیں نقل کیں۔ فرماتے ہیں ؎

اِذَا مَا سَطَا جَوْرُ الزَّمَانِ بِنَکْبَۃٍ	اَنَا لِمُرِیْدِیْ جَامِعٌ لِشَتَاتِہٖ
فَنَادِ بِیَا زَرُّوْقُ اٰتِ بِسُرْعَۃٍ	وَاِنْ کُنْتَ فِیْ ضِیْقٍ وَکَرْبٍ وَّوَحْشَۃٍ

یعنی میں اپنے مرید کا اس کی پراگندیوں میں جامع ہوں جب کہ جورِ زمانہ سختیوں کے ساتھ اس پر حملہ کرے اور اگر تو تنگی و سختی و وحشت میں ہو تو یا زرّوق کہہ کر پکار! میں جلد آؤں گا اور تیری مدد کروں گا۔

(بستان المحدثین ترجمہ اردو ص۲۰۶)

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی فرماتے ہیں کہ سیدی شمس الدین محمد حنفیؒ اپنے حجرۂ شریف میں وضو فرمارہے تھے کہ ناگاہ اپنی ایک کھڑاؤں ہوا پر پھینکی کہ غائب ہوگئی۔ حالانکہ حجرۂ شریف میں کوئی راہ اسکے باہر جانے کی نہ تھی دوسری کھڑاؤں اپنے خادم کو دی کہ اسے اپنے پاس رکھے جبتک وہ پہلی واپس نہ آئے۔ ایک مدّت کے بعد ملک شام سے ایک شخص وہ کھڑاؤں مع ہدایا کے حاضر لایا اور عرض کی کہ اللہ آپ کو جزائے خیر دے۔

جب چور میرے سینہ پر مجھے ذبح کرنے بیٹھا	اِنَّ اللِّصَّ لَمَّا جَلَسَ عَلٰی صَدْرِیْ

Marfat.com

لِيَذْ بَحْنِي قُلْتُ فِي نَفْسِي يَا سَيِّدِي
مُحَمَّدُ يَا حَنَفِي فَجَاءَتْهُ فِي صَدْرِهِ
فَانْقَلَبَ مُغْمًى عَلَيْهِ وَنَجَّانِيَ اللّٰهُ
عَزَّ وَجَلَّ بِبَرَكَتِكَ ۔

(طبقات الکبریٰ مصری ص۹۵)

میں نے اپنے دل میں کہا یا سیدی محمد یا حنفی
(جب میں نے ندا کی اور حضور کو پکارا تو اسی وقت
غیب سے) یہ کھڑاؤں آکر اس چور کے سینہ پر
اس زور سے لگی کہ غش کھا کر الٹا ہو گیا، اور
مجھے برکت حضرت اللہ عزوجل نے نجات بخشی۔

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی قدس سرہ الربانی جن کی جلالت شان عالم میں آشکارا ہے بہت سے ایسے ہی واقعات نقل فرمائے ہیں جن میں سے چند ہدیۂ ناظرین ہیں۔ فرماتے ہیں کہ سیدی شمس الدین محمد حنفی (جن کا اوپر ذکر پاک ہوا) کی زوجۂ مقدسہ بیماری سے قریب مرگ ہوگئیں

فَكَانَتْ تَقُوْلُ يَا سَيِّدِيْ أَحْمَدُ
يَا بَدَوِيْ خَاطِرُكَ مَعِيْ
فَرَأَتْ سَيِّدِيْ أَحْمَدَ
رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْمَنَامِ
وَهُوَ ضَارِبُ اللِّثَامَيْنِ
وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ وَاسِعَةُ الْأَكْمَامِ
عَرِيْضُ الصَّدْرِ أَحْمَرُ الْوَجْهِ
وَالْعَيْنَيْنِ وَقَالَ لَهَا

اور وہ یوں ندا کرتی تھیں یا سیدی احمد
یا بدوی خاطرک معی (یعنی اے میرے
سردار اے احمد بدوی آپ کی توجہ
میرے ساتھ ہے ایک دن حضرت
سید احمد کبیر بدوی رضی اللہ عنہ کو
خواب میں دیکھا کہ آپ بہت کھلا
جبہ پہنے ہوئے تشریف لائے
آپ کا سینۂ مبارک چوڑا اور چہرہ اور

Marfat.com

تُنَادِيْنِي وَتَسْتَغِيْثُنِي	آنکھیں سُرخ تھیں، فرمایا تو کب تک
وَاَنْتِ لَا تَعْلَمِي اَنَّكِ	مجھے پکارے گی اور مجھ سے فریاد کریگی
فِي حِمَايَةِ رَجُلٍ مِنَ الْكِبَارِ	تو جانتی نہیں کہ تو ایک بڑے صاحبِ
الْمُتَمَكِّنِيْنَ وَنَحْنُ لَا نُجِيْبُ	تمکیں (یعنی اپنے شوہر کی حمایت میں ہے
مَنْ دَعَانَا وَهُوَ مَوْضِعِ اَحَدٍ	اور جو کسی ولی کبیر کی درگاہ میں ہوتا ہے
مِنَ الرِّجَالِ قَوْلِي يَا سَيِّدِي	ہم اس کی ندا پر اجابت نہیں کرتے یوں
مُحَمَّدُ يَا حَنَفِي يُعَافِيْكِ اللّٰهُ	کہہ یا سیدی محمد یا حنفی! یہ کہے گی تو اللہ
تَعَالٰى فَقَالَتْ ذَالِكَ فَاَصْبَحَتْ	تعالےٰ تجھے عافیت بخشے گا ان بی بی نے
كَاَنْ لَمْ يَكُنْ بِهَا مَرَضٌ	یوں ہی کہا صبح کو تندرست اُٹھیں، گویا
(طبقات الکبریٰ ص۹۷)	کبھی مرض تھا ہی نہیں۔

فرماتے ہیں رضی اللہ عنہ کہ ایک بار حضرت سیدی مدین بن احمد اشمونی رضؓ وضو فرمارہے تھے کہ اسی اثنا میں ایک کھڑاؤں بلادِ مشرق کی طرف پھینکی۔

ثُمَّ جَاءَ رَجُلٌ مِّنْ تِلْكَ	سال بھر کے بعد ایک شخص حاضر ہوئے
الْبِلَادِ بَعْدَ سَنَةٍ وَفَرْدَةُ	اور وُہ کھڑاؤں انکے پاس تھی انھوں نے
الْقُبْقَابِ مَعَهُ وَاَخْبَرَ	حال عرض کیا کہ جنگل میں ایک بدکار نے
اَنَّ شَخْصًا مِّنَ الْعِيَاقِ	انکی صاحبزادی پر دست درازی کرنی چاہی
عَبَثَ بِابْنَتِهِ فِي الْبَرِّيَّةِ	لڑکی کو اسوقت اپنے باپ کے پیرو مرشد

Marfat.com

فَقَالَتْ يَا شَيْخُ اَبِىْ لَا حِظْنِىْ لِاَنَّهَا لَمْ تَعْرِفْ اَنَّ اِسْمَهٗ مَدْيَن ذَالِكَ الْوَقْتَ وَهِىَ اِلَى الْآنَ عِنْدَ ذُرِّيَّتِهٖ	حضرت سیدی مدین کا نام معلوم نہ تھا یوں ندا کی یا شیخ ابی لاحظنی اے میرے باپ کے پیر و مرشد مجھے بچائیے یہ ندا کرتے ہی وہ کھڑاوٗں آئی، لڑکی نے نجات پائی وہ کھڑاوٗں ابتک ان کی اولاد میں موجود ہے۔

(طبقات الکبریٰ ص ۱۰۳ ج ۲)

فرماتے ہیں کہ سیدی محمد غمری رضی اللہ عنہ کے ایک مرید بازار میں تشریف لے جا رہے تھے کہ ان کے جانور کا پاؤں پھسلا باآواز پکارا یا سیدی محمد غمری اور قریب ہی ابن عمر حاکم صعید کو بحکم سلطان چقمق قید کرکے لئے جا رہے تھے انھوں نے مرید کا ندا کرنا سُنا تو پوچھا یہ سید محمد غمری کون ہیں؟ کہا میرے شیخ پیر و مرشد کامل ہیں۔ ابن عمر نے کہا میں ذلیل بھی کہتا ہوں یا سیدی محمد یا غمری رض لاحظنی اے میرے سردار محمد غمری مجھ پر عنایت کیجیے! یہ ان کا کہنا تھا کہ سیّدی محمد غمری رض نے ان کی فریاد کو سُن لیا اور تشریف لاکر مدد فرمائی کہ بادشاہ اور اس کے لشکریوں کی جان پر بن گئی۔ مجبورانہ ابن عمر کو خلعت دے کر رخصت کیا۔ (طبقات الکبریٰ ص ۲۹ ج ۲)

اور سیدی حضرت شیخ موسیٰ ابوعمران رضی اللہ عنہ کے حالات میں لکھتے ہیں کہ

كَانَ اِذَا نَادَاهُ مُرِيْدُهٗ اَجَابَهٗ مِنْ مَسِيْرَةِ سَنَةٍ اَوْ اَكْثَرَ	جب انکا کوئی مرید جہاں کہیں سے ندا کرتا جواب دیتے اگرچہ سال بھر کی راہ پر ہوتا۔ (طبقات الکبریٰ ص ۲۹ ج ۲)

Marfat.com

سیدی امام عبدالوہاب شعرانی رضی اللہ عنہ نے اس قسم کے بیشمار واقعات لکھے ہیں جس کو شوق ہو، وہ ان کی کتاب "طبقات الکبریٰ" کا مطالعہ کرے۔

اور یہ امام شعرانی وہ بزرگ ہستی ہیں کہ دیوبند کے صدر مدرس مولوی انور شاہ صاحب ان کے متعلق تحریر فرماتے ہیں:۔

وَالشَّعْرَانِی اَیْضاً کَتَبَ اَنَّہٗ رَاٰہُ	کہ امام شعرانی نے لکھا ہے کہ انھوں نے حضور
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ وَقَرَأَ عَلَیْہِ	صلے اللہ علیہ وسلم کی بیداری میں زیارت کی
الْبُخَارِیَ فِیْ ثَمَانِیَۃٍ رَفِقَۃٍ مَعَہٗ	اور پوری بخاری شریف آپ کو پڑھ کر سنائی
ثُمَّ سَمَّاھُمْ وَکَانَ وَاحِدٌ مِّنْھُمْ	اس وقت اُن کے ساتھ اُن کے آٹھ رفقار
حَنَفِیًّا (فیض الباری ص ۲۰۴)	بھی تھے، ایک ان میں حنفی تھا۔

حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ "جواہر خمسہ" حضرت شیخ محمد غوث گوالیاری رحمۃ اللہ علیہ کے تمام اعمال کا ورد و ظیفہ کرتے تھے چنانچہ انھوں نے اپنے استاذ علم حدیث مولانا ابوطاہر مدنی و شیخ محمد سعید لاہوری رحمۃ اللہ علیہما سے اس کے اعمال کی اجازت حاصل کی (دیکھو الانتباہ فی سلاسل اولیاء اللہ ص ۱۳۵) اور اس جواہر خمسہ میں یہ عمل بھی ہے۔

نَادِ عَلِیًّا مَظْھَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْہُ	پکار علی کو جن کی ذات مظہر عجائب ہے جب
عَوْنًا لَّکَ فِی النَّوَائِبِ کُلُّ ھَمٍّ	تو انھیں پکارے گا تو انھیں مصائب و افکار
وَغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِوِلَایَتِکَ یَاعَلِیُّ	میں اپنا مددگار پائیگا پریشانی و رنج ابھی

Marfat.com

یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ۔ دور ہوتا ہے آپکی مددت یا علی یا علی یا علی۔

امام ابوالحسن نورالدین علی بن جریر شطنوفی وامام عبداللہ بن اسعد یافعی مکی وعلامہ علی قاری مکی صاحب مرقاۃ شرح مشکوٰۃ ومولانا شاہ ابوالمعالی محمد سلمی قادری وشیخ المحدثین حضرت مولانا شاہ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہم فرماتے ہیں کہ حضور غوث اعظم محبوب سبحانی شیخ سید عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ ارشاد فرماتے ہیں

مَنِ اسْتَغَاثَ بِیْ فِیْ کُرْبَۃٍ کُشِفَتْ عَنْہُ وَمَنْ نَادٰی بِاِسْمِیْ فِیْ شِدَّۃٍ فُرِّجَتْ عَنْہُ وَمَنْ تَوَسَّلَ بِیْ اِلَی اللّٰہِ عَزَّ وَجَلَّ فِیْ حَاجَۃٍ قُضِیَتْ لَہٗ وَمَنْ صَلّٰی رَکْعَتَیْنِ یَقْرَءُ فِیْ کُلِّ رَکْعَۃٍ بَعْدَ الْفَاتِحَۃِ سُوْرَۃَ الْاِخْلَاصِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ مَرَّۃً ثُمَّ یُصَلِّیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ بَعْدَ السَّلَامِ وَیُسَلِّمُ عَلَیْہِ ثُمَّ یَخْطُوْا اِلٰی جِہَۃِ الْعِرَاقِ اِحْدٰی عَشَرَۃَ خُطْوَۃً یَذْکُرُ حَاجَتَہٗ فَاِنَّہَا تُقْضٰی۔

جو کسی تکلیف میں مجھ سے فریاد کرے وہ تکلیف دفع ہو اور جو سختی میں میرا نام لے وہ سختی دور ہو اور جو کسی حاجت میں اللہ کیطرف مجھ سے توسل کرے وہ حاجت برآئے اور جو دو رکعت نماز ادا کرے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے سورۃ اخلاص گیارہ بار پڑھے پھر سلام پھیر کر نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجے پھر عراق شریف کی طرف گیارہ قدم چلے۔ ان میں میرا نام لیتا جائے اور اپنی حاجت یاد کرے اسکی وہ حاجت روا ہو۔

(بہجۃ الاسرار، خلاصۃ المفاخر، نزہۃ الخاطر، تحفہ قادریہ، زبدۃ الآثار)

Marfat.com

یہ امام ابوالحسن نورالدین علی مصنف بہجۃ الاسرار شریف اعاظم علمار و ائمہ قرأت واکابر اولیار و سادات طریقت سے ہیں حضور غوث الثقلین رضی اللہ عنہ تک صرف دو واسطے رکھتے ہیں۔ انھوں نے امام اجل حضرت ابوصالح نصر قدس سرہ سے فیض حاصل کیا انھوں نے اپنے والد ماجد حضرت ابوبکر تاج الدین عبدالرزاق نوراللہ مرقدہٗ سے، انھوں نے اپنے والد ماجد حضرت غوث الثقلین رضی اللہ عنہ سے امام شمس الدین ذہبی کے علم حدیث واسمار الرجال میں جن کی جلالت شان عالم میں آشکار ہے، ان کی مجلس درس میں حاضر ہوئے اور اپنی کتاب طبقات المقرئین میں انکی بہت مدح لکھی، امام محدث محمد بن محمد جزری مصنف حصن حصین ان کے سلسلۂ تلامذہ میں سے ہیں۔ انھوں نے ان کی کتاب بہجۃ الاسرار شریف انہی شیخ سے پڑھی اور اس کی سند اجازت حاصل کی۔

شیخ محقق مولانا شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ زبدۃ الآثار شریف میں فرماتے ہیں کہ کتاب بہجۃ الاسرار کتاب عظیم و شریف مشہور ہے اور اس کے مصنف بہت بڑے امام اور عالم ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے حسن المحاضرہ میں ان کو امام الاوحد لکھا ہے۔ بہجۃ الاسرار شریف اور اسکے مصنف کے متعلق آپ نے ائمہ کی رائیں ملاحظہ فرمائیں:۔ اب خود مخالفین کے گھر کی شہادت سے

مولوی انور شاہ صاحب کشمیری صدر مدرس مدرسہ دیوبند بہجۃ الاسرار شریف کے مصنف امام شطنوفی کے متعلق فرماتے ہیں ۔ وَوَثَّقَهُ الْمُحَدِّثُوْنَ

Marfat.com

یعنی محدثین کرام نے ان کی توثیق فرمائی ہے۔ (فیض الباری ص۹۱)

اور پھر ملا علی قاری اور امام عبداللہ بن اسعد یافعی مکی اور شیخ محقق دہلوی رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کا اسکو تسلیم کرنا، اور اپنی اپنی کتب میں لکھنا نور علیٰ نور ہے۔

اسی وجہ سے بڑے بڑے مشائخ کرام صلوٰۃ غوثیہ پڑھتے رہے۔ اور بعد صلوٰۃ غوثیہ گیارہ قدم بغداد شریف کی طرف چلتے ہوئے شیخ کو ندا کرتے رہے۔ اور یَا شَیْخ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہ کا وظیفہ بھی پڑھتے رہے اور پڑھتے رہیں گے انشاء اللہ! ؎

رہے گا یونہی ان کا چرچا رہے گا، پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

چنانچہ عروۃ الوثقیٰ قیوم ثانی حضرت خواجہ محمد معصوم خلیفہ و فرزند ثالث حضرت امام ربانی مجدد الف ثانی و حضرت مولانا شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی و حضرت مولانا شاہ غلام علی صاحب دہلوی خلیفہ حضرت مرزا مظہر جانِ جاناں و حضرت مولانا غلام دستگیر صاحب قصوری رحمۃ اللہ علیہم اجمعین و دیگر بزرگانِ دین وظیفہ یَا شَیْخ عَبْدُ الْقَادِرِ جِیْلَانِیْ شَیْئًا لِلّٰہِ کو پڑھتے اور پڑھنے کو جائز فرماتے۔ کسی نے شرک کا فتویٰ نہیں دیا۔ اور تو اور خود مخالفین کے پیشوا مولوی اشرف علی فرماتے ہیں کہ صحیح العقیدہ سلیم الفہم کیلئے جواز کی گنجائش ہو سکتی ہے۔ (فتاویٰ امدادیہ ص۹۴) اور مولوی رشید احمد گنگوہی فرماتے ہیں اور اس عقیدہ سے پڑھنا کہ شیخ کو اللہ تعالیٰ اطلاع کر دیتا ہے اور باذنہ تعالیٰ شیخ حاجت برآری کر دیتے ہیں یہ بھی شرک نہ ہوگا۔ باقی مومن کی نسبت بدظن ہونا بھی معصیت

Marfat.com

ہے۔ فتاویٰ رشیدیہ صـ۴۹

اور سنئے مولوی اشرف علی تھانوی صاحب نے اپنے پیر و مرشد حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر مکی کی یہ کرامت لکھی ہے کہ

جب حضرت مولانا شیخ محمد صاحب حج کو تشریف لے گئے تو اُن کا جہاز تباہی میں آگیا اور کافی وقت تک گردشِ طوفان میں رہا محافظانِ جہاز نے بہت تدبیریں کیں کوئی کارگر نہ ہوئی آخر کار ناخدا نے پکار کر کہا کہ لوگو! اب اللہ تعالیٰ سے دعا مانگو یہ دعا کا وقت ہے تو مولانا شیخ محمد صاحب فرماتے تھے کہ میں اسوقت مراقب ہو کر ایک طرف بیٹھ گیا ایک حالت طاری ہوئی اور معلوم ہوا کہ اس جہاز کے ایک گوشہ کو حاجی صاحب اپنے کندھوں پر رکھے ہوئے اوپر کو اٹھائے ہوئے ہیں اور اٹھا کر پانی کے اوپر سیدھا کر دیا اور جہاز بخوبی چلنے لگا تمام لوگ بہت خوش ہوئے اور جہاز کی سلامتی کا چرچا ہوا میں نے وہ وقت اور دن اور تاریخ اور مہینہ کتاب پر لکھ لیا جب تھانہ بھون واپسی ہوئی تو اس تحریر کو دیکھا اور دریافت کیا تو ایک خادم نے جو حضرت حاجی صاحب کی خدمت میں حاضر تھے بیان کیا کہ بیشک فلاں وقت حاجی صاحب حجرے سے باہر تشریف لائے اور اپنی لنگی بھیگی ہوئی مجھ کو دی اور فرمایا اس کو دھو کر صاف کر لو۔ اس لنگی میں دریائے شور کی بو اور چپکاہٹ معلوم ہوئی

(الافاضات الیومیہ صـ۴۳۵)

دوسری روایت تھانوی صاحب فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست

Marfat.com

جو جناب حاجی امداد اللہ صاحب سے بیعت تھے حج خانۂ کعبہ کو تشریف لے جاتے تھے بمبئی سے آگ بوٹ میں سوار ہوئے آگبوٹ نے چلتے چلتے ٹکر کھائی اور قریب تھا کہ چکر کھا کر غرق ہو جائے۔ انھوں نے جب دیکھا کہ اب مرنے کے سوا چارہ نہیں اسی مایوسانہ حالت میں گھبرا کر اپنے پیر روشن ضمیر کی طرف خیال کیا اور عرض کیا کہ اس وقت سے زیادہ اور کونسا وقت امداد کا ہوگا۔ اللہ تعالیٰ سمیع و بصیر اور کارساز مطلق ہے اسی وقت اُن کا آگبوٹ غرق سے نکل گیا اور تمام لوگوں کو نجات ملی۔ اِدھر تو یہ واقعہ پیش آیا اور اُدھر اگلے روز مخدوم جہاں اپنے ایک خادم سے بولے ذرا میری کمر دباؤ نہایت درد کرتی ہے۔ خادم نے کمر دباتے دباتے پیراہن مبارک جو اٹھایا تو دیکھا کہ کمر چھلی ہوئی ہے اور اکثر جگہ سے کھال اُتر گئی ہے۔ پوچھا حضرت یہ کیا بات ہے کمر کیونکر چھلی؟ فرمایا کچھ نہیں، پھر پوچھا آپ خاموش رہے۔ تیسری مرتبہ پھر دریافت کیا حضرت یہ تو کہیں رگڑ لگی ہے اور آپ تو کہیں تشریف بھی نہیں لیگئے؟ فرمایا ایک آگبوٹ ڈوبا جاتا تھا۔ اس میں تمہارا دینی اور سلسلہ کا بھائی تھا اس کی گریہ وزاری نے مجھے بے چین کر دیا۔ آگبوٹ کو کمر کا سہارا دیکر اوپر کو اٹھا لیا جب آگے چلا تو بندگانِ خدا کو نجات ملی۔ اسی لئے چھل گئی ہوگی اور اسی وجہ سے درد ہے مگر اس کا ذکر نہ کرنا۔ (کرامات امدادیہ صـ ۳۵)

چنانچہ تھانوی صاحب نے ایک بار مجلس وعظ میں یہی کرامت بیان کی تو ایک صاحب نے اسی مجلس میں کہا کہ ایسا واقعہ تو عقل کے خلاف ہے تو تھانوی صاحب

Marfat.com

نے اُن سے کہا کہ تمہاری عقل کے خلاف ہے یا ہماری عقل کے؟ اگر ہماری عقل مراد ہے تو یہ غلط ہے کیونکہ ہماری عقل کے تو موافق ہے اور اگر تمہاری عقل مراد ہے تو اس کے حجت ہونے کی کیا دلیل ہے؟ جو عقلیات میں امام سمجھے جاتے ہیں یعنی حکماء میں اُن کے اقوال سے ثابت کردوں گا کہ یہ واقعہ بالکل عقل کے موافق ہے

(الافاضات الیومیہ ص۴۳۶ ج۷)

اور سنیئے!

مولوی اشرف علی صاحب تھانوی نے اپنے ایک مراسلے میں سخت پریشانی کے عالم میں اپنے پیر کی بارگاہ میں یوں فریاد کی ہے

یَا مُرْشِدِیْ یَا مَوْئِلِیْ یَا مَفْزَعِیْ یَا مَلْجَائِیْ فِیْ مَبْدَئِیْ وَمَعَادِیْ

اے میرے مرشد اے میرے مولا اے میری وحشت کے انیس اور اے میری دنیا و آخرت میں جائے پناہ۔

اِرْحَمْ عَلَیَّ اَیَا غِیَاثُ فَلَیْسَ لِیْ کَھْفِیْ سِوٰی حُبِّکُمْ مِنْ زَادِ

اے میرے فریاد رس مجھ پر ترس کھاؤ کیونکہ میں حب کے سوا کوئی زاد راہ نہیں رکھتا

فَازَ الْاَنَامُ بِکُمْ وَاِنِّیْ ھَائِمٌ فَانْظُرْ اِلَیَّ بِرَحْمَۃٍ یَا ھَادِ

مخلوق کو آپکی بدولت کامیابی حاصل ہو اور میں حیران و پریشان رہوں اے میرے ہادی مجھ پر بھی رحمت کی نظر ہو۔

یَا سَیِّدِیْ لِلّٰہِ شَیْئًا اَنَّہٗ اَنْتُمْ لِیَ الْمُجْدِیْ وَاِنِّیْ جَادِیْ

Marfat.com

اے میرے سردار اللہ کے لئے کچھ عطا کیجئے آپ میرے معطی ہیں اور میں آپ کا سوالی ہوں

(تذکرۃ الرشید ص ۱۱۴/۱)

اور سُنئے یہی تھانوی صاحب فرماتے ہیں

جو استعانت واستمداد بالمخلوق باعتقاد علم و قدرت مستقل مستمد منہ ہو وہ شرک ہے۔ اور جو باعتقاد علم و قدرت غیر مستقل ہو مگر وہ علم و قدرت کسی دلیل سے ثابت ہو جائز ہے خواہ وہ مستمد منہ حی ہو یا میت۔

(امداد الفتاوٰی ص ۹۹/۴)

اور سنئے دیوبندیوں کے شیخ الہند مولوی محمود الحسن صاحب فرماتے ہیں

ہاں اگر کسی مقبول بندہ کو محض واسطۂ رحمتِ الٰہی اور غیر مستقل سمجھ کر استعانت ظاہری اس سے کرے تو یہ جائز ہے کہ یہ استعانت درحقیقت حق تعالٰے ہی سے استعانت ہے۔

(حاشیہ قرآن زیر آیت ایاک نستعین)

دیو بندی مکتبۂ فکر رکھنے والے حضرات سے گزارش ہے کہ تھانوی صاحب کی ان روایات کو بنظرِ انصاف دیکھیں اور بتائیں کہ جب مولانا شیخ محمد صاحب جہاز میں ایک طرف مراقب ہو کر بیٹھے اور حاجی صاحب کی طرف توجہ کی تو فوراً ان کو معلوم ہوا کہ حاجی صاحب اس جہاز کے ایک گوشہ کو کندھوں پر اُٹھائے ہوئے گردشِ طوفان سے نکال رہے ہیں۔ دوسری روایت کے مطابق انتہائی

Marfat.com

مایوسی کے عالم میں جب حاجی صاحب سے مدد مانگی گئی اور وہ اسی وقت بنفس نفیس سمندر میں پہنچ گئے اور آگبوٹ کو تباہی سے بچا لیا۔ جبھی تو اُن کے کپڑے سمندر کے پانی سے بھیگے ہوئے تھے۔ اور ان کی کمر چھل گئی تھی اور انھیں سخت درد تھا۔ کیا یہ درست ہے؟ آپ یہ تو ہرگز نہیں کہینگے کہ غلط ہے۔ جھوٹ ہے۔ من گھڑت ہے کیونکہ لکھنے والے آپ کے حکیم الامت ہیں کوئی معمولی آدمی نہیں ہیں اور اگر صحیح ہے تو پھر جن مریدوں نے انتہائی مصیبت اور مایوسی کے عالم میں جب کہ ان کو زندہ رہنے کی امید نہیں رہی تھی، اللہ تعالیٰ کو چھوڑ کر حاجی صاحب سے غائبانہ مافوق الاسباب امر میں مدد مانگی وہ مشرک ہوئے یا نہیں؟ اور پھر جو ان شرکیہ باتوں کو چھپوائے اور انکی تبلیغ کرے اور اُن پر اعتقاد رکھے وہ مبلغ مشرک ہوا یا نہیں؟

نیز جب مرید نے حاجی صاحب کی طرف توجہ کی یا عرض کی تو حاجی صاحب کو اتنی دور سے اس کا علم کیسے ہو گیا؟ کیا ان کو علم غیب حاصل تھا؟ کیا وہ مریدوں کے حال پر مطلع اور ان کی التجاؤں کو سنتے رہتے تھے؟ اور کیا اُن کے پاس یہ قدرت تھی کہ آناً فاناً سمندر میں پہنچ کر ڈوبتے جہازوں کو بچا لیں؟ اگر اسی قسم کی باتیں کسی آپ کے مخالف کی طرف سے ہوتیں تو آپ ان کو بالکل غلط اور شرک قرار دیتے یا نہیں؟

افسوس صد افسوس! جن باتوں کی بنا پر آپ دوسرے مسلمانوں کو

Marfat.com

مشرک و بدعتی بناتے رہتے ہیں وہی باتیں آپ کے اکابر بھی کرتے ہیں مگر آپ ان کو مشرک و بدعتی نہیں کہتے کیا یہ انصاف ہے۔

وَسَيَعْلَمُ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْٓا اَيَّ مُنْقَلَبٍ يَّنْقَلِبُوْنَ ۔

الغرض حضور صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام، تابعین تبع تابعین، ائمہ اولیا، علما، اور مخالفین کے چند ارشادات و اقوال ہدیہ ناظرین ہیں۔ مسلمانوں ان کو خوب غور سے پڑھو اور ان لوگوں سے پوچھو جو کہتے ہیں کہ یا رسول اللہ، یا غوث کہنا شرک ہے بتاؤ یہ سب کے سب اکابر اور خود تمہارے بزرگ اور علما جو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور اولیا کرام کو یا کہہ کر پکار رہے ہیں اور ان سے مدد مانگ رہے ہیں، کون ہیں مشرک ہیں یا مومن؟

اگر کہیں مومن تو الحمدللہ حق واضح ہو گیا! لیکن ان کو اتنا کہنے پر نہ چھوڑو یہ بھی ضرور پوچھو کہ جب تمہارے نزدیک غیر اللہ کو پکارنا شرک ہے، تو یہ لوگ غیر اللہ کو پکار رہے ہیں اور مدد مانگ رہے ہیں، یہ شرک کے مرتکب ہوئے یا نہیں ہوئے؟ پھر مومن کیسے؟ اگر وہ مومن تھے، تو پھر ہم مشرک کیوں ہیں؟ کیا ان کے لئے شرک جائز تھا اور ہمارے لئے نہیں؟ (معاذ اللہ!) اگر ہمارا یا رسول اللہ کہنا شرک ہے تو ان کا بھی شرک ہوگا، اگر ان کا شرک نہیں تو ہمارا بھی شرک نہیں، اور اگر ہمیں یا رسول اللہ کہنے پر مشرک کہتے ہو تو ان کو بھی کہو!

اور اگر وہ بیدھڑک کہدیں کہ وہ مشرک تھے (معاذ اللہ!) تو مسلمانو خود ہی

Marfat.com

اندازہ کرلو کہ جس مذہب میں اللہ کے پیارے رسول صلے اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام سے لے کر آج تک کہ اکابر سب مشرک ٹھہریں وہ مذہب کتنا بُرا ہوگا؟ اور وہ مذہب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وسلم کا کتنا دُشمن ہوگا۔ صحیح حدیثوں میں آیا ہے کہ جو کسی مسلمان کو بلا وجہ کافر کہے گا وہ خود کافر ہے۔

لہذا ایسے مذہب سے بچو، خدا تعالیٰ ہم تمام مسلمانوں کو فتنہ پرور لوگوں سے بچائے اور اپنے نیک بندوں کے نقشِ قدم پر چلائے۔ آمین ثم آمین ؎

ترے غلاموں کا نقشِ قدم ہے راہِ خدا　　　وہ کیا بہک سکے جو یہ سُراغ لیکے چلے

عام طور پر یہ لوگ چند آیات مثلاً اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ اور وَلَا تَدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ وغیرہ پڑھ کر عام مسلمانوں کو دھوکے میں ڈالدیتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ دیکھو اللہ تعالیٰ صاف فرماتا ہے کہ اللہ کے سوا کسی کو نہ پکارو جن کو تم پکارتے ہو وہ تم ہی جیسے بندے ہیں اور انھیں آیات سے استدلال کرتے ہوئے یہ لوگ کہدیا کرتے ہیں کہ یا رسول اللہ یا غوث کہنا شرک ہے۔

اے کاش یہ لوگ ان آیات کا غلط مطلب بیان کرکے مسلمانوں کے اتحاد کو پارہ پارہ نہ کرتے، بلکہ صحیح مطلب بیان کرکے عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوتے، مگر ان لوگوں سے اس قسم کی توقعات رکھنا اپنے کو ہلاک فریب کرنا ہے۔ انشاء اللہ یہ خادمِ اہلسنت مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ کی بحث میں ایک

Marfat.com

الگ رسالہ عنقریب ہدیۂ ناظرین کرے گا۔ سردست نہایت ہی مختصر مگر تحقیقی جواب اور صحیح مطلب ان آیات کا پیش کرتا ہوں۔

تحقیق لفظ "الدُّعا"

قرآن کریم میں لفظ "دُعا" کہیں پکارنے اور بلانے کے معنیٰ میں مستعمل ہوا ہے اور کہیں عبادت کے معنیٰ میں۔ پکارنے اور بلانے کے معنیٰ میں جیسے کہ فرمایا:۔

(۱) وَالرَّسُوْلُ يَدْعُوْكُمْ فِيْٓ اُخْرٰىكُمْ (قرآن ۴/۷)	اور رسول تمہیں پکارتے ہیں تمہارے پیچھے سے۔
(۲) ثُمَّ ادْعُهُنَّ يَاْتِيْنَكَ سَعْيًا۔ (قرآن ۳/۲)	اے ابراہیم پھر پکارو ان پرندوں کو وہ دوڑتے ہوئے تمہارے پاس آجائیں گے۔
(۳) وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ۔ (قرآن۔)	اور اس سے بہتر کس کا قول ہے جو اللہ کی طرف بلاتا ہے۔
(۴) رَبِّ اِنِّىْ دَعَوْتُ قَوْمِىْ لَيْلًا وَّنَهَارًا فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِىْٓ اِلَّا فِرَارًا۔ (قرآن ۲۹/۹)	میرے پروردگار میں نے اپنی قوم کو رات دن ایمان کی طرف بلایا پس جس قدر میں نے انکو زیادہ بلایا اسی قدر یہ دور بھاگے۔
(۵) اُدْعُوْهُمْ لِاٰبَآئِهِمْ (قرآن)	بلاؤ ان کو ان کے باپوں کے نام کے ساتھ۔

ان پانچ آیات میں "دُعا" پکارنے اور بلانے کے معنیٰ میں آیا ہے اور عبادت

Marfat.com

کے معنی میں جیسے کہ فرمایا۔

(۱) اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ
(قرآن۔)

بے شک وہ جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کو چھوڑ کر وہ بندے ہیں مثل تمہاری۔

(۲) وَمَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ یَّدْعُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ مَنْ لَّا یَسْتَجِیْبُ لَہٗ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَۃِ وَھُمْ عَنْ دُعَآئِھِمْ غٰفِلُوْنَ وَاِذَا حُشِرَ النَّاسُ کَانُوْا لَھُمْ اَعْدَآءً وَّکَانُوْا بِعِبَادَتِھِمْ کٰفِرِیْنَ ۔ (قرآن ۲۶)

اور اس سے بڑھ کر گمراہ کون ہے جو عبادت کرے اللہ کو چھوڑ کر ایسے کی کہ وہ نہ قبول کرے اس کو قیامت تک اور وہ اُن کی عبادت سے بے خبر ہیں اور جب لوگ جمع ہوں گے وہ ہوں گے اُن کے دُشمن اور وہ ہونگے ان کی عبادت سے منکر۔

(۳) وَاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰہِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰہِ اَحَدًا
(قرآن۔)

اور بلاشبہ مسجدیں اللہ کی ہیں تو اللہ کے ساتھ کسی اور کی عبادت نہ کرو۔

(۴) وَاَنَّہٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰہِ یَدْعُوْہُ کَادُوْا یَکُوْنُوْنَ عَلَیْہِ لِبَدًا (قرآن)

اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ کہ اس کی عبادت کرے تو ہونے لگتا ہے اس پر جھرمٹ۔

Marfat.com

(۵) قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا

فرما دیجئے میں اپنے رب کی عبادت کرتا ہوں اور کسی کو اس کا شریک نہیں ٹھہراتا۔

(قرآن ۲۹/۱۲)

ان پانچ آیات میں "دعا" عبادت کے معنیٰ میں آیا ہے۔ اس قسم کی تمام وہ آیات جن میں مِنْ دُوْنِ اللّٰہ کو پکارنے سے منع کیا گیا ہے یا اس کو مشرکین کا فعل قرار دیا گیا ہے وہاں "دعا" سے مراد عبادت ہے۔ اگر پکارنے والا کسی کو اِلٰہ خدا۔ مالک حقیقی۔ متصرف بالذات سمجھ کر پکارے تو ایسا پکارنا عبادت ہے اور مشرکین عرب مِنْ دُوْنِ اللّٰہ کو معبود سمجھ کر ہی پکارتے تھے اور اُن کا پکارنا شرک فی العبادت تھا۔ لیکن حاشا وکلا کوئی مسلمان حضرات انبیاء کرام علیہم الصّلوٰۃ والسلام اور اولیاء کرام رحمہم اللہ کو معبود نہیں سمجھتا بلکہ ہر مسلمان ان کو اللہ تعالیٰ کے مقبول اور پیارے بندے سمجھ کر پکارتا اور ندا کرتا ہے۔ اور یہ ہرگز شرک نہیں ہے۔ اگر یہ فرق نہ کیا جائے تو وہ سب کے سب مشرک قرار پائیں گے جنھوں نے نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور اولیاء کبار کو پکارا ہے جن کا مفصل بیان گذشتہ صفحات میں ہو چکا ہے۔

سوال! آیہ کریمہ اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُكُمْ

بے شک وہ جن کو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا وہ بندے ہیں مثل تمہاری۔

اس آیت سے صاف معلوم ہوا کہ عباد کو پکارنا اور ان سے مدد مانگنا شرک ہے؟

Marfat.com

جواب! اس آیت کے سیاق و سباق کو دیکھا جائے تو واضح ہو جائے گا کہ یہ آیت بتوں کے بارے میں نازل ہوئی ہے۔ چنانچہ اس آیت سے پہلے فرمایا۔

اَیُشْرِکُوْنَ مَا لَا یَخْلُقُ شَیْئًا وَّهُمْ یُخْلَقُوْنَ وَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ لَهُمْ نَصْرًا وَّلَا اَنْفُسَهُمْ یَنْصُرُوْنَ وَاِنْ تَدْعُوْهُمْ اِلَی الْهُدٰی لَا یَتَّبِعُوْكُمْ سَوَآءٌ عَلَیْكُمْ اَدَعَوْتُمُوْهُمْ اَمْ اَنْتُمْ صَامِتُوْنَ.

کیا وہ شریک بناتے ہیں اُسے جس نے کوئی چیز نہیں بنائی اور وہ تو خود بنائے گئے ہیں اور وہ نہیں طاقت رکھتے اُن کی مدد کرنے کی اور نہ وہ آپ اپنی مدد کر سکتے ہیں اور اگر تم بلاؤ انھیں ہدایت کی طرف تو وہ نہ پیروی کر سکیں گے تمہاری۔ برابر ہے تمہارے لئے خواہ تم ان کو بلاؤ یا تم خاموش رہو۔

اور اس آیت کے بعد میں فرمایا:-

اَلَهُمْ اَرْجُلٌ یَّمْشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَیْدٍ یَّبْطِشُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اَعْیُنٌ یُّبْصِرُوْنَ بِهَآ اَمْ لَهُمْ اٰذَانٌ یَّسْمَعُوْنَ بِهَا قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِیْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنَ

کیا اُن کے پاؤں ہیں جنکے ساتھ وہ چلتے ہوں کیا اُن کے ہاتھ ہیں جن کے ساتھ وہ پکڑتے ہوں یا کیا ان کی آنکھیں ہیں جن سے وہ دیکھتے ہوں یا کیا اُن کے کان ہیں جن کے ساتھ وہ سُنتے ہوں (آپنی آپ) کہدیجئے کہ پکارو اپنے شریکوں کو پھر میرے خلاف سازش کرو اور مجھے مہلت نہ دو۔

سیاق و سباق کی آیات پر نظر کرتے ہوئے کیا کوئی مسلمان یہ کہہ سکتا ہے کہ

Marfat.com

انبیاء کرام علیہم السلام اور اولیاء عظام رحمہم اللہ کی ایسی صفات ہوتی ہیں اور انکی ایسی شان ہوتی ہے معاذ اللہ۔ افسوس صد افسوس! برا ہو اس تعصب کا یہ بھی بالکل اندھا ہی بنا دیتا ہے۔ محبوبانِ خدا انبیاء و اولیاء کی تو یہ شان ہے کہ خود خدا تعالےٰ انکی شان میں فرماتا ہے کہ

فَاِذَا اَحْبَبْتُہٗ فَکُنْتُ سَمْعَہُ الَّذِیْ یَسْمَعُ بِہٖ وَبَصَرَہُ الَّذِیْ یُبْصِرُ بِہٖ وَیَدَہُ الَّتِیْ یَبْطِشُ بِھَا وَرِجْلَہُ الَّتِیْ یَمْشِیْ بِھَا وَفِیْ رِوَایَۃٍ وَلِسَانَہُ الَّذِیْ یَتَکَلَّمُ بِہٖ وَاِنْ سَاَلَنِیْ لَاُعْطِیَنَّہٗ (بخاری)	پس جب میں کسی کو اپنا محبوب بنالیتا ہوں تو اس کا کان ہو جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے اور اس کی آنکھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے اور اس کا ہاتھ ہو جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے اور اس کا پاؤں ہو جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اسکی زبان ہو جاتا ہوں جس سے وہ بولتا ہے۔ اور اگر وہ کچھ مجھ سے مانگے تو میں ضرور ضرور اسے عطا کرتا ہوں۔

یہ ہے انبیاء و اولیاء کی شان کہ اُن کا سُننا دیکھنا بولنا رب کا سننا دیکھنا اور بولنا ہے وہ رب نہیں بلکہ رب کی صفات کے مظہر ہوتے ہیں۔ اور مذکورہ آیات میں جو حالت بیان ہوئی ہے وہ بلاشبہ بتوں کی ہی حالت ہو سکتی ہے کہ نہ تو کچھ بنا سکیں نہ کسی قسم کی کوئی طاقت رکھیں۔ اگر انکو ہدایت کی طرف بلایا جا سکے تو قطعاً نہ آسکیں اور اُن کے سامنے چلانا اور خاموش رہنا برابر ہو اور ان کے ہاتھ پاؤں اور

Marfat.com

کان آنکھیں تو ہیں مگر ان میں قوت نہیں کہ نہ تو چل سکیں نہ کچھ پکڑ سکیں، نہ دیکھ سکیں اور نہ سن سکیں۔

کاش دیو بندی حضرات اس آیت کو انبیاء اولیاء پر چسپاں کرنے سے پہلے اپنے شیخ الاسلام مولانا شبیر احمد عثمانی صاحب کی ہی تفسیر دیکھ لیتے چنانچہ عثمانی صاحب انہی آیات کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

جن بتوں کو تم نے معبود ٹھہرایا ہے اور خدائی کا حق دیا ہے وہ تمہارے کام تو کیا آتے خود اپنی حفاظت پر بھی قادر نہیں اور باوجود مخلوق ہونے کے ان کمالات سے محروم ہیں جن سے کسی مخلوق کو دوسری پر تفوق و امتیاز حاصل ہو سکتا ہے۔ گو ان کے ظاہری ہاتھ۔ پاؤں آنکھ۔ کان سب کچھ تم بناتے ہو لیکن ان اعضاء میں وہ قوتیں نہیں جن سے انھیں اعضا کہا جا سکے۔ نہ تمہارے پکارنے پر مصنوعی پاؤں سے چلکر آ سکتے ہیں نہ ہاتھوں سے کوئی چیز پکڑ سکتے ہیں۔ نہ آنکھوں سے دیکھ سکتے ہیں نہ کانوں سے کوئی بات سن سکتے ہیں اگر پکارتے پکارتے تمہارا گلا بھی پھٹ جائے تب بھی وہ تمہاری آواز سننے والے نہیں اور اس پر چلنے والے یا اس کا جواب دینے والے نہیں تم ان کے سامنے چلاؤ یا خاموش رہو دونوں حالتیں یکساں ہیں نہ اس سے فائدہ نہ اس سے نفع۔

Marfat.com

تعجب ہے کہ جو چیزیں مملوک و مخلوق ہونے میں تم ہی جیسی عاجز و درماندہ
بلکہ وجود و کمالات وجود میں تم سے بھی گئی گذری ہوں انھیں خدا
بنا لیا جائے اور جو اس کا رد کرے اسے نقصان پہنچنے کی دھمکیاں
دی جائیں چنانچہ مشرکین مکہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو کہتے تھے
کہ آپ ہمارے بتوں کی بے ادبی کرنا چھوڑ دیں ورنہ نامعلوم وہ کیا
آفت تم پر نازل کر دیں وَ یُخَوِّفُوْنَكَ بِالَّذِیْنَ مِنْ دُوْنِہٖ الخ
(زمر رکوع ۴) اسی کا جواب قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ الخ سے
دیا یعنی تم اپنے سب شرکار کو پکارو اور میرے خلاف اپنے سب
منصوبے اور تدبیریں پوری کر لو پھر مجھ کو ایک منٹ کی مہلت بھی
نہ دو۔ دیکھوں تم میرا کیا بگاڑ سکو گے۔

لیجئے خود فیصلہ کیجئے بات آپ کی صحیح ہے یا آپ کے شیخ الاسلام کی؟ آپ کے
شیخ الاسلام نے تو فیصلہ کر دیا کہ اس آیت سے مراد بت ہی ہیں اور آپ اس آیت
کو انبیار و اولیار پر چسپاں کر رہے ہیں ؎

ہوا ہے مدعی کا فیصلہ اچھا مرے حق میں
زلیخا نے کیا خود چاک دامن ماہ کنعاں کا

اس سے بڑھ کر ظلم اور کیا ہوگا کہ بتوں کے حق میں اتری ہوئی آیات کو
انبیار و اولیار پر اور کافروں مشرکوں کے حق میں اتری ہوئی آیات کو مسلمانوں پر

Marfat.com

چسپاں کیا جائے بلاشبہ سچ فرمایا اللہ تعالےٰ نے وَلَا یَزِیْدُ الظّٰلِمِیْنَ اِلَّا خَسَارًا۔ نیز آیت میں حاضر و غائب، زندہ و مردہ، دور و نزدیک، مافوق الاسباب و ماتحت الاسباب کی کوئی قید نہیں بلکہ مطلق ہے تو اگر تَدْعُوْنَ کے معنٰی پکارنے کے لئے جائیں تو جس طرح بھی کوئی کسی کو پکارے جس عقیدہ سے پکارے وہ مشرک ہوگا۔ اس لحاظ سے دنیا میں پھر کوئی شخص مسلمان نہیں رہ سکے گا سب مشرک قرار پائیں گے معاذ اللہ ماننا پڑے گا کہ تَدْعُوْنَ کے معنٰی تَعْبُدُوْنَ کے ہیں اور عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ سے مُراد وہ بُت مورتیاں ہیں جو انسانوں کی مثل بنائی جاتی تھیں اور کفار و مشرک اُن کی پوجا کرتے اور ان کو معبود سمجھ کر پکارتے تھے۔

سوال:۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

اَفَحَسِبَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا اَنْ یَّتَّخِذُوْا عِبَادِیْ مِنْ دُوْنِیْ اَوْلِیَاءَ اِنَّا اَعْتَدْنَا جَهَنَّمَ لِلْکٰفِرِیْنَ نُزُلًا۔ کیا کافروں کو یہ گمان ہے کہ وہ میرے بندوں کو میرے سوا حمایتی و مددگار بنالیں گے۔ ہم نے تیار کیا ہے دوزخ کو کافروں کی مہمانی کیلئے اس آیت سے بھی ثابت ہوا کہ اللہ کے بندوں کو ولی من دونِ اللہ بنانا کفر و شرک ہے دیکھو امام رازی نے تفسیر کبیر میں لکھا ہے کہ عبادی سے مراد ملائکہ اور انبیاء ہیں

جواب:۔ امام رازی رحمۃ اللہ علیہ نے صرف ملائکہ اور انبیاء کرام علیہم السلام کو مراد نہیں لیا بلکہ شیاطین اور اصنام کو بھی مراد لیا ہے چنانچہ ان کی پوری عبارت

Marfat.com

یہ ہے فرماتے ہیں

فِی الْعِبَادِ اَقْوَالٌ قِیْلَ اَرَادَ عِیْسٰی وَالْمَلَائِکَةَ وَقِیْلَ هُمُ الشَّیَاطِیْنَ یُوَالُوْنَهُمْ وَیُطِیْعُوْنَهُمْ وَقِیْلَ هِیَ الْاَصْنَامُ سَمَّاهُمْ عِبَادًا کَقَوْلِهٖ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ (تفسیر کبیر ص۵۲۹/۵)

اسی طرح تفسیر مظہری ص۲/۷ میں ہے۔

یَعْنِی الْمَلَائِکَةَ وَالْمَسِیْحَ وَعُزَیْرًا وَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ یَعْنِی الشَّیَاطِیْنَ الَّذِیْنَ اَطَاعُوْهُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ وَقَالَ مُقَاتِلٌ اَلْاَصْنَامُ سُمِّیَتْ عِبَادًا کَمَا قَالَ اللّٰهُ تَعَالٰی اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ۔

ان دونوں عبارتوں کا خلاصہ یہ ہے کہ "عِبَادٌ" سے مراد یا تو حضرت عیسٰی وحضرت عزیر علیہم السلام اور ملائکہ ہیں یا شیاطین ہیں کہ کفار اللہ کو چھوڑ کر ان کی اطاعت کرتے تھے۔ یا بت ہیں اور اُن کا نام "عباد" رکھا گیا جیسا کہ آیت اِنَّ الَّذِیْنَ تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ عِبَادٌ اَمْثَالُکُمْ میں بتوں کو "عباد" فرمایا گیا ہے۔

تو اگر "عباد" سے مراد ملائکہ اور انبیاء رہوں تو اولیاء فقط ناصرین (مدد کرنے والے) کے معنیٰ میں نہیں ہوگا بلکہ معبودین ناصرین کے معنی میں ماننا پڑیگا۔ کیونکہ خود قرآن کریم شاہد ہے کہ کفار ومشرکین نے جن کو من دون اللہ اولیاء بنایا تھا وہ ان کو معبود مانتے اور ان کی عبادت کرتے تھے چنانچہ فرمایا وَالَّذِیْنَ

Marfat.com

اتَّخَذُوا مِنْ دُوْنِہٖٓ اَوْلِیَاءَ مَا نَعْبُدُھُمْ اِلَّا لِیُقَرِّبُوْنَآ اِلَی اللّٰہِ زُلْفٰی۔ اور وہ لوگ جنھوں نے اللہ کے مقابلے میں بنالئے ہیں معبود وہ کہتے ہیں کہ ہم ان کی عبادت اس لئے کرتے ہیں کہ وہ ہمیں اللہ کا مقرب بنادیں گے۔ تفسیر مظہری میں ہے قُلْ اَغَیْرَ اللّٰہِ اَتَّخِذُ وَلِیًّا نَاصِرًا اَوْ مَعْبُوْدًا (مظہری ۲۴۶/۴)

پس ثابت ہوا کہ کفار و مشرکین انبیاء و اولیاء اور ملائکہ کو معبود مان کر اپنا مددگار سمجھتے تھے اور کسی کو معبود مان کر مددگار سمجھنا بلا شبہ شرک ہے لیکن حاشا وکلا کوئی مسلمان کسی نبی ولی کو معبود سمجھ کر مدد نہیں مانگتا بلکہ ہر مسلمان انبیاء و اولیاء کو اللہ کی مدد کا مظہر سمجھ کر پکارتا اور مدد مانگتا ہے اور یہ ہرگز شرک نہیں۔

اور حقیقت یہ ہے کہ کفار و مشرکین نے پتھروں کے مجسمے بنائے اور اُن کے نام انبیاء و اولیاء کے نام پر رکھے اور ان کی پوجا کی۔ جیسا کہ آج کل عیسائیوں کے گرجوں میں بت ہوتے ہیں کسی بت کا نام انھوں نے عیسیٰ کسی کا نام مریم رکھا ہوتا ہے (معاذ اللہ) تو وہ اُن بتوں کی پوجا کرتے ہیں۔ اور ظاہر ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت مریم صدیقہ رضی اللہ عنہا کو ان مجسموں سے کیا تعلق ہے جیسا کہ اگر کوئی خدا کے نام کا بت بنالے اور یہ سمجھ لے کہ اسمیں اللہ کا جلوہ ہے اور اس کی پوجا کرنے لگے تو وہ اللہ کی پوجا کرنے والا قرار نہ پائیگا اور بلا شبہ مشرک ہوگا کیونکہ اللہ تعالےٰ نے اس کو ایسا کرنے کا حکم نہ دیا۔ اسیطرح انبیاء و ملائکہ نے بھی لوگوں کو ہرگز یہ حکم نہیں دیا کہ ہمارے مجسمے بنا کر ان کی

Marfat.com

پوجا کرنا۔ تو کفار نے خود ہی اپنے زعم فاسد سے شیطانی وساوس کا شکار ہو کر ایسا کرنا شروع کر دیا اور مشرک ٹھہرے تو حقیقت میں یہ پوجا بتوں کی ہی ہوئی انبیاء و ملائکہ کی نہ ہوئی۔ انبیاء و ملائکہ اس سے بالکل بری الذمہ ہیں۔ اگر یہ نہ مانا جائے تو پھر اس آیت کا کیا جواب ہوگا اِنَّکُمْ وَمَا تَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ حَصَبُ جَہَنَّمَ۔ (قرآن ۔) بے شک (اے مشرکو) تم اور جن کی تم عبادت کرتے ہو اللہ کے سوا جہنم کا ایندھن ہیں۔ ماننا پڑے گا کہ "عباد من دون اللہ" سے مراد بت ہی ہیں جن کی مشرکین عبادت کرتے تھے۔ اگر عباد من دون اللہ سے مراد انبیاء اولیاء کو لیا جائے تو پھر وہ معاذاللہ جہنم کا ایندھن قرار پائیں گے۔ اور وہ یقیناً جہنم کا ایندھن نہیں ہیں بلکہ قطعی جنتی ہیں۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ "عباد من دون اللہ" سے مراد بت ہی ہیں اور وہ بت اور ان کے پجاری دونوں یقیناً جہنم کا ایندھن ہوں گے کما قال اللہ تعالیٰ فَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیْ وَقُوْدُھَا النَّاسُ وَالْحِجَارَۃُ اُعِدَّتْ لِلْکٰفِرِیْنَ۔ نیز فرمایا قَالُوْا وَھُمْ فِیْھَا یَخْتَصِمُوْنَ تَاللّٰہِ اِنْ کُنَّا لَفِیْ ضَلٰلٍ مُّبِیْنٍ اِذْ نُسَوِّیْکُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ۹۸/۱۹ چنانچہ ان آیات کی تفسیر بھی اپنے شیخ الاسلام شبیر احمد صاحب عثمانی سے سن لیجیے۔ فرماتے ہیں:۔

یعنی بت اور بت پرست اور ابلیس کا سارا لشکر سب کو دوزخ میں اوندھے منہ گرا دیا جائیگا وہاں پہنچ کر آپس میں جھگڑیں گے۔

Marfat.com

ایک دوسرے کو الزام دیگا اور آخر کار اپنی گمراہی کا اعتراف

کریں گے کہ واقعی ہم سے بڑی سخت غلطی ہوئی کہ تم کو (یعنی

بتوں کو یا دوسری چیزوں کو جنھیں خدائی کے حقوق واختیارات

دے رکھے تھے) رب العالمین کے برابر کر دیا گیا کہیں یہ غلطی ہم

سے ان بڑے شیطانوں نے کرائی اب ہم اس مصیبت میں

گرفتار ہیں۔ نہ کوئی بت کام دیتا ہے نہ شیطان مدد کو

پہنچتا ہے۔

الحمدللہ رب العالمین ہمارا دعویٰ دلائل حقہ سے ثابت ہوگیا۔

اور رہا اصنام یعنی بتوں پر عباد کا اطلاق تو وہ بایں معنیٰ ہے کہ اصنام

بھی مثل عباد مملوکہ مسخرہ ہیں۔

جو لوگ انبیاء اولیاء کی ندا کو " دعا من دون اللہ میں داخل کر کے

اس سے منع کرتے ہیں وہ اپنی جہالت کی بنا پر یہ بھی نہیں جانتے کہ اگر انبیاء

اولیاء کی ندا کو دعا من دون اللہ میں داخل کیا تو پھر حضرات انبیاء اولیاء کو

معاذ اللہ باطل کہنا اور ماننا پڑے گا کیونکہ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے ذَالِکَ

بِاَنَّ اللّٰہَ ھُوَ الحَقُّ وَاَنَّ مَا یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِہٖ ھُوَ البَاطِلُ۔ یہ اس واسطے

کہ بیشک اللہ تعالیٰ وہ حق اور بے شک وہ جس کو یہ پکارتے ہیں اس کے سوا وہ باطل ہے

پس کیا فرماتے ہیں علماء وہابیہ۔ دیوبندیہ۔ وغیرہ کہ حضرات انبیاء علیہم السلام اور

Marfat.com

اولیاء کرام رحمہم اللہ حق ہیں یا باطل؟ ہمارا عقیدہ یہ ہے کہ اَللّٰہُ حَقٌّ وَالرَّسُوْلُ حَقٌّ وَالْوَلِیُّ حَقٌّ وَشَفَاعَۃُ الْاَنْبِیَاءِ وَالْاَوْلِیَاءِ حَقٌّ۔ الحمد للہ رب العالمین

"دعا" اور "عبادت" میں تغایر ہے یا اتحاد و عینیت ہے؟

عبادت اور دعا کے مفہوم میں من وجہ تغایر ہے اور من وجہ اتحاد۔ یعنی ان دونوں میں عموم وخصوص من وجہ کی نسبت پائی جاتی ہے۔ بعض وہ افعال ہیں جہاں عبادت صادق آتی ہے مگر دعا نہیں۔ اور بعض وہ صورتیں ہیں جہاں دعا صادق آتی ہے مگر عبادت نہیں۔ اور بعض امور پر دعا اور عبادت دونوں کا اطلاق صحیح ہے۔ ایک مادہ اجتماعی ہے اور دو افتراقی۔ اجتماعی۔ مثلاً اللہ تعالےٰ کی بارگاہ میں عجز و نیاز کے ساتھ دعا کرنا۔ دعا بھی ہے اور عبادت بھی۔ اور افتراقی نمبر ۱ جیسے حق تعالیٰ کے سوا کسی دوسرے کو بغیر معبود سمجھنے کے پکارنا دعا ہے عبادت نہیں۔ نوح علیہ السلام نے فرمایا رَبِّ اِنِّیْ دَعَوْتُ قَوْمِیْ لَیْلًا وَّنَهَارًا۔ افتراقی ۲ جیسے اللہ تعالیٰ کے لئے رکوع و سجود و قیام کرنا عبادت ہے اور دعا نہیں۔

سوال:- صحیح حدیث میں ہے الدعاء ھو العبادۃ جس کا صریح مفاد یہ ہے کہ پکارنا عبادت ہے۔

جواب:- الدعا میں لام تعریف سے کونسا لام مراد ہے؟ عہد خارجی۔ جنسی یا استغراقی؟ اگر استغراقی ہے تو ھَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِیْنَ۔ اور

Marfat.com

عہدِ خارجی یا جنسی ہے تو تقریب تام نہیں کما لا یخفیٰ۔

بالالفاظ دیگر اگر الدعاء ھو العبادۃ کا یہ مفہوم ہے کہ ہر پکارنا عبادت ہے تو اس ایجاب کلی کے دعوے پر کیا ثبوت ہے۔ ایجاب کلی کی صورت میں تو خود مخالف بھی شرک سے نہیں بچ سکتا۔ اور اگر الدعاء ھو العبادۃ موجبہ جزئیہ ہے تو ہمیں کوئی مضر نہیں ہم تو پہلے تصریح کر چکے ہیں کہ دعا اور عبادت میں من وجہ اتحاد ہے مگر بعض الدعاء کے عبادت ہونے سے مخالف کا مدعا ثابت نہیں ہو سکتا ہے۔

سوال:۔ اگر دعا اور عبادت کے مفہوم میں مغایرت ہے تو عبادت کا حمل دعا پر کیسے صحیح ہے؟

جواب:۔ یہ اعتراض بالکل کم علمی سے ناشی ہے ورنہ منطق کا ادنیٰ مبتدی بھی جانتا ہے کہ اَلْحَمْلُ فِیْ اِصْطِلَاحِهِمْ اِتِّحَادُ الْمُتَغَایِرَیْنِ فِی الْمَفْهُوْمِ بِحَسْبِ الْوُجُوْدِ۔ یعنی حمل اصطلاح مناطقہ میں ایسی دو چیزوں کو بحسب الوجود متحد کرنا جو کہ مفہوم میں ایک دوسرے کے متغائر ہوں۔ شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ جن کی فضیلتِ شان علمی و عملی مخالفین کے ہاں مسلم ہے اور جگہ جگہ اُن کا سہارا لیتے ہیں اس نازک مرحلہ میں انھوں نے بھی اُن کا ساتھ چھوڑ دیا، فرماتے ہیں:۔

وَلَیْسَ الْمُرَادُ مِنَ الدَّعَاءِ الْعِبَادَۃِ (گلدستۂ توحید) ص

Marfat.com

باغباں نے آگ دی جب آشیانے کو مرے
جن پہ تکیہ تھا وہی پتے ہوا دینے لگے،

لطیفہ! اگر وہابیہ دیوبندیہ کے نزدیک دعا اور عبادت میں عینیت ہے تو انھیں چاہئے کہ کبھی اس پر عمل پیرا ہو کر بھی دکھائیں تب پتہ چلے؟ بالعموم اُن کے جلسے تو ہوتے ہی ہیں کبھی کبھی اپنے اشتہارات میں یوں لکھا کریں۔ اسمائے گرامی حضرات مدعوین یعنی معبودین فلاں فلاں۔ اور نیچے الداعی کی جگہ العابد لکھدیا کریں اگر عملی ثبوت دیں تو لوگوں کو پورا یقین واعتماد حاصل ہو جائے کہ آپ لوگ دعا اور عبادت میں عینیّت کے قائل ہیں۔

الحمدللہ! اس خادمِ اہلسنت نے "الدعا" اور "عباد من دون اللہ" کے متعلق مختصر مگر نہایت تحقیقی بحث ہدیۂ ناظرین کی ہے۔ بنظرِ انصاف دیکھنے والے طالبِ حق کے لئے انشاءاللہ یہ کافی ووافی ثابت ہو گی۔

اے کاش! ہمارے مخالفین بھی تعصب اور ضد وعناد کو چھوڑ کر ازراہِ عدل وانصاف اس میں غور وفکر فرمائیں اور حق بات کو تسلیم کرلیں اور مسلمانوں کے اتحاد واتفاق کا باعث بنیں جس کی اس دور میں اشد ضرورت ہے۔

جو لوگ آیات قرآنی کا مطلب ومفہوم غلط بیان کرتے ہیں اور بتوں کے بارے میں اُتری ہوئی آیات کو انبیاء واولیاء پر چسپاں کرتے رہتے ہیں وہ ایک طرف تو اُمت میں اختلاف وافتراق کا باعث بنتے ہیں اور دوسری طرف آخرت

Marfat.com

میں عذابِ الٰہی کے مستحق بنتے ہیں۔

آخر میں یہ خادمِ اہلسنت اپنے مسلمان بھائیوں کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ صحابۂ کرام۔ تابعین۔ تبع تابعین۔ ائمہ۔ اولیا۔ اور تمام اہلسنت درود شریف الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ پڑھتے اور ندا کرتے چلے آئے ہیں اور یہی حق ہے ۔

رہے گا یونہی اُن کا چرچا رہے گا
پڑے خاک ہو جائیں جل جانے والے

آجکل کے نئے نئے فتنوں۔ فرقوں اور عقیدوں سے بچیں اور بزرگانِ دین کے طریق پر قائم رہیں اسی میں سلامتی ہے اللہ تبارک وتعالیٰ بطفیل اپنے حبیب پاک صلے اللہ علیہ وسلم ہم سبکو مذہب مہذب اہلسنت وجماعت پر قائم ودائم رکھے اور اسی پر خاتمہ فرمائے آمین ثم آمین

بندۂ ناچیز!
محمد شفیع الخطیب الاوکاڑوی غفرلہٗ
کراچی

Marfat.com

الحاج حضرت مولانا محمد شفیع
الخطیب اوکاڑوی
کی دیگر تصانیف

نماز
مُترجم

نماز پنجگانہ، نماز عیدین، نماز جمعہ، نماز جنازہ، اور دیگر ضروری مسائل قرآن واحادیث اور فقہ کے حوالوں کے ساتھ بیان ہوئے ہیں ان مسائل سے ہر مسلمان کا واقف ہونا بہت ضروری ہے

ھدیہ ۵۰ پیسے

برکات میلاد شریف

★ اس رسالہ میں میلاد شریف پڑھنے اور سلام پڑھنے کا روشن ثبوت پیش کیا گیا ھے - - ★

ھدیہ ۵۰ پیسے

نغمۂ حبیب

معتبر علمائے کرام اور شعرائے عظام کا منتخب اور بلند پایہ نعتیہ کلام عاشقانِ رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ سرمایۂ عشق و محبت آپ کے قلب کو روحانی اور ایمانی مسرت سے سرشار کر دے گا۔ ★ - ★ - ★

نعت خوان حضرات کیلئے بے نظیر تحفہ

ھدیہ ۷۵ پیسے

Marfat.com

الحاج حضرت مولانا

محمد شفیع الخطیب الاوکاڑوی

کی

چند دیگر

کتابیں

ثوابُ العبادات

اس میں قرآن پاک صحیح احادیث کتب فقہ اور خود مخالفین کے اکابر علمار کی کتب سے ایصالِ ثواب کا ثبوت بغیر کسی پر طعن و تشنیع کے پیش کیا گیا ہے ایصالِ ثواب کے جواز پر بہترین رسالہ۔ ہدیہ: ۵۰ پیسے ..

راہِ عقیدت

عراق، شام، بیت المقدس، مکہ مکرمہ، مدینہ منورہ اور ان کے مضافات کے تمام مقامات مقدسہ کے تفصیلی حالات اور فضائل کا بیان اس کتاب میں موجود ہے، اور اہلِ عشق و محبت کے پُر درد اور پرسوز واقعات بھی اس میں شامل ہیں۔ .....

قیمت :- چار روپے

سفینۂ نوح

(حصہ اوّل)

اہلِ بیتِ کرام کی شان قرآن و حدیث کی روشنی میں اور حضرت علی رضی اللہ عنہ کے فضائل و کمالات کا ذکر۔ ہدیہ :- ایک روپیہ

★ (حصہ دوم) حضرت فاطمہ زہرہ رضی کی زندگی کے حالات اور فضائل، پردے اور باغِ فدک کا نہایت اچھوتا بیان۔ ★

ہدیہ ۵۰ پیسے

Marfat.com

اَلذِّكْرُ الحُسِیْن فِی سِیْرَۃِ النَّبِیِّ الاَمِیْن

سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر نہایت لاجواب اور بے نظیر کتاب ہے
اس میں حضور صلے اللہ علیہ وسلم کے نور پاک سے لے کر بعثت تک کے
مفصل حالات کا بیان ہے۔ ضمن میں اور بہت سے مفید مسائل بھی
بیان ہوئے ہیں۔ اس کتاب کا ہر مسلمان کے گھر ہونا ضروری ہے۔۔۔۔۔

عمدہ کاغذ۔ آفسٹ کی دیدہ زیب طباعت

ھدیہ :۔ پانچ روپے

انوارِ رسالتؐ

اس میں چالیس احادیث مبارکہ اور ان کی شرح کی
روشنی میں نماز کے مسائل خصوصاً فاتحہ خلف الامام
رفع یدین۔ آمین بالجہر۔ ناف کے نیچے ھاتھ باندھنے۔
آذان اور نماز کے بعد درود شریف پڑھنے۔ اور
بد عقیدہ و بے ادب کے پیچھے نماز نہ ہونے کا مدلل بیان ھے۔

اس کا مطالعہ نہایت ضروری ھے۔ زیرِ طبع

Marfat.com

مؤلف کی دیگر تصانیف

اَلذِّکْرُ الْجَمِیْلُ فِیْ حِلْیَۃِ الْحَبِیْبِ الْخَلِیْل

یہ نہایت حسین وجمیل تالیف ہے۔ اس میں حضور سید المرسلین رحمۃ للعٰلمین محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا حلیہ شریف سرِ اقدس سے لے کر پائے منور تک ہر ہر عضو کے خصائص وفضائل، کمالات وبرکات اور معجزات کو قرآن و حدیث اور معتبر ومستند روایات اور عقل سلیم کی روشنی میں بیان کیا گیا ہے۔ آج کل کے بعض مذہبی اختلافی مسائل حیات النبی، علم غیب۔ حاضر وناظر اور مسئلہ رجم اور دیگر بہت سے مسائل کا حل بغیر کسی فرقہ پر طعن وتشنیع کے نہایت حکیمانہ اور محبت بھرے انداز میں پیش کیا گیا ہے۔ گویا اس کتاب کا ایک ایک حرف عقائد اور اعمال واخلاق کی اصلاح کرتا ہے، پڑھے لکھے لوگوں، واعظوں اور عاشقانِ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کیلئے سرمایہ اور سکون قلب ہے۔ ہر مسلمان کو اسکا مطالعہ نہایت ضروری ہے۔

ھدیہ :- ۵۰/۷ روپے ★

درس توحید اپنے آئینہ میں کراچی کے دیوبندی حضرات کی معرکۃ الآراء کتاب "درس توحید" کا نہایت شاندار اور دلچسپ جواب خود انہی کے اکابر کی عبارات سے قابل دید ھے۔ ھدیہ ۷۵ پیسے

Marfat.com

Marfat.com

اردو ترجمہ

مکتوباتِ حضرت امام ربّانی مجدد الفِ ثانی

مشہور مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر کا عہد برصغیر میں بے دینی اور الحاد کا زمانہ تھا لیکن اسی دور ایسے نقوشِ قدسیہ بھی موجود تھے جن کے سر اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے خم نہ ہوئے، حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانیؒ کا نام نامی ایسے حضرات میں سرِ فہرست ہے، آپ نے اپنی زبان اور قلم کو شریعت کے احیا اور دینِ مبین کی سربلندی کیلئے وقف کر دیا تھا۔ اگر آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اس تحریک عظیم کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو حضرت امام ربانی کے مکتوبات کا مطالعہ کیجئے جو علوم ظاہری و حقائق باطنی کا ایک گنج گراں بہا ہے جس میں انسانی شرف کا علمی عقلی اور شرعی حیثیت سے تجزیہ کیا گیا ہے امام ربانی حضرت مجدد صاحب کے یہ مکتوبات گرامی تین دفتروں (نو حصوں) پر مشتمل ہیں جن کا ترجمہ بڑی جانفشانی سے مولانا محمد سعید احمد صاحب نقشبندی نے کیا ہے۔

جلد اوّل (اردو ترجمہ) مشتمل برحصہ اوّل، دوم، سوم

اس جلد کے مکتوبات میں شریعت و طریقت کے مباحث ہیں پیر و مرشد کے حضور میں حضرت مجدد الف ثانی نے اپنے منازل سلوک و انکشافات کو پیش کیا ہے نیز سکر و صحو، قربت و فرقت، تجلی ذات، علاوہ ازیں تصوف و طریقت کے اسرار و رموز اور ان کی وجد آفرین اور دلنشیں تشریح کی گئی ہے۔ اعلیٰ کتابت آفسٹ طباعت اور پلاسٹک کور، قیمت -

جلد دوم (اردو ترجمہ) مشتمل برحصہ چہارم، پنجم و ششم

جذب و سلوک، جلال و جمال، وصل و فرق، ہبوط و نزول، سیر فی اللہ، حقیقت اور اس کا مفہوم، تصوف کے دیگر رموز و اسرار کی تشریح، فیضان شریعت، عرفان حقیقت اور منازل سلوک کے اسرار و غوامض کی کیفیت آفریں تشریح کا بے مثال مجموعہ اعلیٰ کتابت، آفسٹ طباعت مع حسین پلاسٹک کور —— قیمت -

جلد سوم (اردو ترجمہ) مشتمل برحصہ ہفتم، ہشتم و نہم

یہ جلد بھی دوسرے دفتروں کی طرح تصوف کے اہم نکات و رموز کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے مثلاً صور علمیہ اور انکا عکس، کشف و شہود، فنا و بقا کی حقیقت، کفر طریقت اور کفر اسلام کی وضاحت، کمالاتِ نبوت، انبیاء کے مقامات، خلفائے راشدین کی فضیلت اور دوسرے بے شمار اہم مسائل و مباحث۔ اعلیٰ کتابت، آفسٹ طباعت مع حسین پلاسٹک کور، قیمت

مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ، کراچی

Marfat.com

اردو ترجمہ

مکتوباتِ حضرت امام ربّانی مجدد الفِ ثانیؒ

مشہور مغل بادشاہ جلال الدین محمد اکبر کا عہد برصغیر میں بے دینی اور الحاد کا زمانہ تھا، لیکن اسی دور میں ایسے نفوسِ قدسیہ بھی موجود تھے جن کے سر اللہ کے سوا کسی اور کے سامنے خم نہ ہوئے۔ حضرت شیخ احمد سرہندی المعروف بہ مجدد الف ثانیؒ کا نامِ نامی ایسے حضرات میں سرِفہرست ہے۔ آپ نے اپنی زبان اور قلم کو شریعت کے احیا اور دینِ مبین کی سربلندی کیلئے وقف کر دیا تھا۔ اگر آپ حضرت مجدد الف ثانیؒ کی اس تحریکِ عظیم کا تفصیلی مطالعہ کرنا چاہتے ہیں تو حضرت امام ربانی کے مکتوبات کا مطالعہ کیجئے جو علوم ظاہری، حقائق باطنی کا ایک گنجِ گراں بہا ہے جس میں انسانی شرف کا علمی عقلی اور شرعی حیثیت سے تجزیہ کیا گیا ہے۔ امام ربانی حضرت مجدد صاحب کے یہ مکتوبات گرامی تین دفتروں (نو حصوں) پر مشتمل ہیں جن کا ترجمہ بڑی جانفشانی سے مولانا محمد سعید احمد صاحب نقشبندی نے کیا ہے۔

جلد اوّل (اردو ترجمہ) مشتمل بر حصہ اوّل، دوم، سوم

اس جلد کے مکتوبات میں شریعت و طریقت کے مباحث ہیں۔ پیر و مرشد کے حضور میں حضرت مجدد الف ثانیؒ نے اپنے منازلِ سلوک و انکشافات کو پیش کیا ہے نیز سکر و صحو، قرب و فرق، تجلی ذات، علاوہ ازیں تصوف و طریقت کے اسرار و رموز اور ان کی وجد آفریں اور دل نشیں تشریح کی گئی ہے۔ اعلیٰ کتابت، آفسٹ طباعت اور پلاسٹک کور، قیمت ـ

جلد دوم (اردو ترجمہ) مشتمل بر حصہ چہارم، پنجم و ششم

جذب و سلوک، جلال و جمال، وصل و فرق، ہبوط و نزول، سیر فی اللہ، حقیقت اور اس کا مفہوم، تصوف کے دیگر رموز و اسرار کی تشریح، فیضانِ شریعت، عرفانِ حقیقت و منازلِ سلوک کے اسرار و غوامض کی کیفیت آفریں تشریح کا بے مثال مجموعہ، اعلیٰ کتابت، آفسٹ طباعت مع حسین پلاسٹک کور —— قیمت ـ

جلد سوم (اردو ترجمہ) مشتمل بر حصہ ہفتم، ہشتم و نہم

یہ جلد بھی دوسرے دفتروں کی طرح تصوف کے اہم نکات و رموز کی تشریح و توضیح پر مشتمل ہے، مثلاً صورِ علمیہ اور انکا عکس، کشف و شہود، فنا و بقا کی حقیقت، کفرِ طریقت اور کفرِ اسلام کی وضاحت، کمالاتِ نبوت، انبیاء کے مقامات، خلفائے راشدین کی فضیلت اور دوسرے بے شمار اہم مسائل و مباحث۔ اعلیٰ کتابت، آفسٹ طباعت مع حسین پلاسٹک کور، قیمت

مدینہ پبلشنگ کمپنی ایم اے جناح روڈ، کراچی

Marfat.com

115
۵۲ن

راہِ حق

میاں جمیل احمد شرقپوری نقشبندی
ذخیرہ
لاہور پاکستان

خطیبِ پاکستان الحاج مولانا محمد شفیع اکاڑوی

مدینہ پبلشنگ کمپنی بندر روڈ کراچی

Marfat.com